سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،29-اپریل2019

(یوم الاثنین،23-شعبان المعظم1440ھ)

سترہویں اسمبلی: نواں اجلاس

جلد 9 : شمارہ 6

341

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ29-اپریل2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت وسرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤنوٹس

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا پیش کیا جانا

مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز پنجاب 2019

ایک وزیر مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز پنجاب 2019 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) رپورٹوں کا ایوان کی میز پر کھا جانا

1۔ ہسپتالوں میں سٹوریج اور ایشو کے حوالہ سے ادویات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015

ایک وزیر ہسپتالوں میں سٹوریج اور ایشو کے حوالہ سے ادویات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

342

2۔ چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفئیر بیورولاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفئیر بیورولاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

3۔ گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

4۔ سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس (SDAs)کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس(SDAs)کے حوالے سے حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

5۔ ڈیبٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16

ایک وزیر ڈیبٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

343

6۔ لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015 ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

7۔ "پنجاب کے پوٹھوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی (بذریعہ 200 منی ڈیمز کی تعمیر۔ نظر ثانی شدہ 400 منی ڈیمز بمع کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ) " کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015

ایک وزیر "پنجاب کے پوٹھوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی (بذریعہ 200 منی ڈیمز کی تعمیر۔ نظر ثانی شدہ 400 منی ڈیمز بمع کمانڈ ایریا ڈویلپمنٹ)" کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015ایوان کی میز پر رکھیں گے۔

345

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا نواں اجلاس

سوموار،29-اپریل2019

(یوم الاثنین،23-شعبان المعظم1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی قادری نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

وَسِیۡقَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا رَبَّہُمۡ اِلَی الۡجَنَّۃِ زُمَرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا جَآءُوۡہَا
وَفُتِحَتۡ اَبۡوَابُہَا وَقَالَ لَہُمۡ خَزَنَتُہَا سَلٰمٌ عَلَیۡکُمۡ طِبۡتُمۡ فَادۡخُلُوۡہَا
خٰلِدِیۡنَ ﴿۷۳﴾ وَقَالُوا الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ صَدَقَنَا وَعۡدَہٗ وَ
اَوۡرَثَنَا الۡاَرۡضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الۡجَنَّۃِ حَیۡثُ نَشَآءُ ۚ فَنِعۡمَ اَجۡرُ
الۡعٰمِلِیۡنَ ﴿۷۴﴾ وَتَرَی الۡمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیۡنَ مِنۡ حَوۡلِ الۡعَرۡشِ
یُسَبِّحُوۡنَ بِحَمۡدِ رَبِّہِمۡ ۚ وَقُضِیَ بَیۡنَہُمۡ بِالۡحَقِّ وَقِیۡلَ
الۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴿۷۵﴾

سورۃ الزُّمَر آیات 73تا 75

اور جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کو گروہ گروہ بنا کر بہشت کی طرف لے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس پہنچ جائیں گے اور اس کے دروازے کھول دیئے جائیں گے تو اس کے داروغہ ان سے کہیں گے کہ تم پر سلام تم بہت اچھے رہے۔ اب اس میں ہمیشہ کے لئے داخل ہو جاؤ(73)وہ کہیں گے کہ اللہ کا شکر ہے جس نے اپنے وعدے کو ہم سے سچا کر دیا اور ہم کو اس زمین کا وارث بنا دیا ہم بہشت میں جس مکان میں چاہیں رہیں تو (اچھے) عمل کرنے والوں کا بدلہ بھی کیسا خوب ہے(74)اور تم فرشتوں کو دیکھو گے کہ عرش کے گرد گھیرا باندھے ہوئے ہیں (اور) اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ تسبیح کر رہے ہیں۔ اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ ہر طرح کی تعریف اللہ ہی کو سزاوار ہے جو سارے جہان کا مالک ہے(75)

وما علینا الا البلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعتِ رسولِ مقبول ﷺ

میرا پیمبر عظیم تر ہے

کمالِ خلاق ذات اُس کی، جمالِ ہستی حیات اُس کی
بشر نہیں عظمتِ بشر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے
شعور لایا کتاب لایا،وہ حشر تک کا حساب لایا
دیا بھی کامل نظام اُس نے، اور آپ ہی انقلاب لایا
وہ علم کی اور عمل کی حد بھی، ازل بھی اُس کا ہے اور ابد بھی
وہ ہر زمانے کا راہبر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے
بس ایک مشکیزہ اِک چٹائی، ذرا سے جو اِک چارپائی
بدن پہ کپڑے واجبی سے، نہ خوش لباسی نہ خوش قبائی
یہی ہے کل کائنات جس کی، گنی نہ جائیں صفات جس کی
وہی تو سلطان بحروبر ہے،میرا پیمبر عظیم تر ہے

سوالات

(محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ صنعت، تجارت و سرمایہ کاری سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 736 سید عثمان محمود کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر! ان کے سوالات کو pending فرمادیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں، اگر وہ موجود نہیں ہیں تو ان کے سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ دوسرا سوال نمبر 816 بھی سید عثمان محمود کا ہے۔

محترمہ شازیہ عابد: جناب سپیکر میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب سپیکر: محترمہ! نہیں جس کا سوال ہو اس کو آنا چاہئے اس لئے آپ ان کے behalf پر سوال نہیں کر سکتیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ مومنہ وحید کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! سوال نمبر 884 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں سستی روٹی کے منصوبہ، اخراجات اور خسارہ سے متعلقہ تفصیلات

*-884A: **محترمہ مومنہ وحید:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں سستی روٹی سکیم میں مکینیکل تنوروں اور عام تنوروں پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

(ب) سستی روٹی سکیم کے منصوبے پر اور اس کی تشہیر پر کتنی کتنی رقم خرچ کی گئی نیز کل کتنا خسارہ ہوا، مکمل تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

(ج) کیا حکومت سستی روٹی کے ناکام منصوبے کی منصوبہ سازی کرنے والوں کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) صوبہ بھر میں 271 مکینیکل تنوروں کی تنصیب کے لئے 63.917 ملین روپے کے بلا سود قرضہ جات جاری کئے گئے ہیں۔ سستی روٹی سکیم کے تحت عام تنوروں پر آٹے کی فراہمی، سبسڈی اور دیگر اخراجات کا معاملہ محکمہ خوراک سے متعلقہ ہے۔

(ب) سستی روٹی اتھارٹی کے ریکارڈ کے مطابق اشتہارات کی مد میں۔/21,687 روپے خرچ کئے گئے۔ اس کے علاوہ تشہیر کی مد میں مزید رقم خرچ کی گئی ہے تو اس کی تفصیل محکمہ خوراک اور ضلعی انتظامیہ کے پاس ہے۔

مزید بر آں سستی روٹی سکیم کے منصوبہ کے تحت گندم کی خریداری، مل مالکان کو ادائیگی، گندم پر سبسڈی، آٹے پر سبسڈی، تنوروں پر آٹے کی فراہمی اور دیگر واجبات کی ادائیگی محکمہ خوراک کے دائرہ اختیار میں تھی۔ محکمہ خوراک نے سبسڈی کی مد میں مبلغ۔/13.374۔ارب روپے مالی سال 09-2008 تا 14-2013 خرچ کئے تھے جن کی تفصیل ضمیمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) سستی روٹی اتھارٹی کا آڈٹ برائے مالی سال 10-2009 تا 16-2015 تک ہو چکا ہے اور 27 آڈٹ پیراز ابھی تک زیر التواء ہیں جن کی تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جہاں تک محکمہ خوراک کے مختلف اخراجات برائے سستی روٹی سکیم کا تعلق ہے اس سلسلہ میں محکمہ صنعت نے اس معاملہ کو محکمہ خوراک کے ساتھ take up کیا ہوا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! میرا یہ سوال پچھلے دو ماہ سے ایوان میں گردش کر رہا ہے اور اس کا جواب یہ دیا جاتا ہے کہ یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے اسی وجہ سے آج یہ سوال ہمارے دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں آگیا ہے تو اس کا جواب میرے پاس موجود ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ مکینیکل تنوروں میں سے اب تک کتنے تنور functional ہیں اور کون کون سے اضلاع میں یہ تنور ابھی تک موجود ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ جو معزز ممبر خاتون نے ابھی سوال کیا ہے اور انہوں نے یہ بھی فرمایا ہے کہ یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے۔ اس سوال کے دو حصے ہیں ایک حصہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے اور دوسرا حصہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ جو حصہ ہے اس کے مطابق جتنے مکینیکل تنور لگے ہیں ان کی تعداد کے بارے میں ہے، ان کی کیا قیمت تھی، کس قیمت پر ان کو soft loan دیا گیا اور وہ کیا تھا یہ حصہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے۔ مکینیکل تنوروں کو گندم پر کتنی سبسڈی دی گئی تو یہ دوسرا حصہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ ہے، اگر آپ اجازت دیں تو میں اس پر تھوڑا ہاؤس کو brief کر دوں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! ٹھیک ہے کیونکہ یہ سوال پہلے بھی آیا تھا تو فوڈ منسٹر صاحب نے کہا کہ یہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ سوال ہے تو یہ سوال دو تین مرتبہ گھوم پھر کر پھر آپ کی طرف آیا ہے۔ اس سے متعلقہ آدھا جواب میرے خیال میں فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے دیا تھا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کی اجازت سے میں کوشش کروں گا کہ میں اس حوالے سے ہاؤس کو تھوڑا apprise کر دوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! 2009 میں یہ سکیم اس وقت کی حکومت نے شروع کی تھی جو کہ 2013 تک چلتی رہی لہٰذا اس حکومت نے اس پر plan کیا کہ پورے پنجاب میں مکینیکل تنور لگائے جائیں۔ مکینیکل تنور کی قیمت 2 لاکھ

35ہزار روپے تھی۔ گورنمنٹ sponsored تنوروں کی تعداد271 تھی، جو لوگوں نے self-finance basis پر تنور لگائے ان کی تعداد23 تھی کیونکہ ان دنوں میں سستا آٹا مل رہا تھا لہٰذا ٹوٹل مکینیکل تنوروں کی تعداد 294 تھی۔ اس وقت اس پر جو loan دیا گیا جس کی disbursement ہوئی وہ63.917 ملین تھی اور اب تک کی صورتحال کے مطابق جو amount recover ہوئی ہے وہ 34.026 ملین ہے۔ جو amount recover نہیں ہو سکی اس کو ہم follow up کر رہے ہیں۔ 2013 میں اس وقت کی حکومت نے کہا تھا کہ اس amount کو recover نہ کیا جائے تو اس رقم کو چھوڑ دیا گیا تھا حالانکہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ یا پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن جو کہ اس کے نیچے ہے اس کے پاس قرضہ معاف کرنے کی کوئی provision نہیں ہے لہٰذا ابھی تک29.988 ملین روپے باقی رہتے ہیں۔ اس وقت جو مکینیکل تنور available onsite ہیں، سوائے ان کے جن کو آپ نے پیسے دیئے تھے وہ96 ہیں اور جو not available onsite ہیں ان کی تعداد158 ہے۔ ان158 تنوروں کا کوئی ریکارڈ ہی نہیں ہے ان میں سے کوئی کرائے پر تھا اس نے تنور لگایا اور وہ چلا گیا ان تنوروں کو قرضہ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ اور پنجاب سمال انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ کے ذریعے دیا گیا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا158 مکینیکل تنور physically موجود نہیں ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، وہ موجود نہیں ہیں کیونکہ اس وقت ان کو سبسڈی مل رہی تھی اور وہ تنور چل رہے تھے اس مد میں 13۔ارب روپے سے زائد سبسڈی دی گئی تھی اور آٹے کا تھیلا290 روپے فی بیگ کم ریٹ پر دیا جا رہا تھا۔

جناب سپیکر! میں جو اگلی بات کرنا چاہ رہا ہوں اس کا آڈٹ ہوا لیکن اس کا فرانزک آڈٹ میرے ڈیپارٹمنٹ سے متعلقہ نہیں ہے کیونکہ اس کو فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے take up کرنا ہے تو میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے آپ کو brief کر دیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! پچھلے دور میں جو ہماری اپوزیشن تھی اس وقت اس کا آڈٹ کہاں PAC-I یا PAC-II میں ہوا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہ rotate کرتا رہتا ہے کبھی یہ PAC-II میں آجاتا ہے اور کبھی یہ PAC-I میں آجاتا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا اس وقت اس حوالے سے آڈٹ ہوا تھا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میرے خیال میں ہوا تھا کیونکہ میں اس وقت PAC کا ممبر تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس کے حوالے سے آڈٹ ہوا ہے اور اس کی رپورٹ بھی اخبارات میں چھپی ہے لیکن یہ نہیں پتا چلا کہ اس کا پھر کیا بنا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، اس کا آڈٹ ہوا تھا اور متعلقہ فوڈ منسٹر نے پچھلے دنوں بھی کہا اس پر آڈٹ ہو جائے گا اس کے بعد فرانزک آڈٹ کے لئے اس کو آگے بھیج سکتے ہیں تو غالباً انہوں نے اپنے محکمے کو لکھا ہوا ہے باقی جواب فوڈ منسٹر خود دے سکتے ہیں کیونکہ یہ گندم کے حوالے سے ہے۔ مکینیکل تنور کا portion جو کہ میرے حوالے سے تھا وہ میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب منسٹر فوڈ کو اس حوالے سے پوچھ لیں گے۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! اس حوالے سے ایک اور سوال کھڑا ہو گیا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! پہلے یہ سوال مکمل ہو جائے پھر دوسرا سوال آپ بعد میں کر لیں۔

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر! جو مکینیکل تنور ختم ہو گئے ہیں ان کی کیا کوئی انکوائری کی گئی ہے یا سابقہ حکومت اس کو کرنے میں ناکام ہو گئی اور یہ منصوبہ بُری طرح سے ناکام ہو گیا تھا تو یہ کس کے خلاف کارروائی ہو گی؟

جناب سپیکر: محترمہ! آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں۔ منسٹر صاحب نے جواب دے دیا ہے کہ انہوں نے اس حوالے سے چیک کیا ہے اور 96 مکینیکل تنور جو اس وقت بنے تھے اب وہ گمشدہ ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جو مکینیکل تنور اس وقت site پر ہیں جن کا سبسڈی سے کوئی تعلق نہیں رہا ان کی تعداد 96 ہے۔ 158 مکینیکل تنور اب موقع پر موجود نہیں ہیں یہ ختم ہو چکے ہیں کیونکہ لوگوں نے تنور بند کر دیئے ہیں وغیرہ وغیرہ۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یعنی 158 تنور موجود ہی نہیں ہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جی، وہ موجود نہیں ہیں۔ 2013 میں اس وقت کی حکومت نے اس کی ریکوری کے حوالے سے کہا کہ اس کی ریکوری نہیں کرنی کیونکہ میں نے پہلے بھی جس طرح ہاؤس کو apprise کیا ہے کہ ہمارے پاس کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ ہم قرضہ معاف کر دیں لہٰذا اس کے بعد جو 271 مکینیکل تنوروں کے حوالے سے total loan دیا گیا اس پر پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن نے 4.602 ملین کی ریکوری کی ہے اور باقی recoveries ابھی ہو رہی ہیں۔ 17 مکینیکل تنوروں نے پوری رقم واپس کر دی ہے۔ 254 مکینیکل تنوروں کے حوالے سے ابھی process چل رہا ہے کیونکہ یہ منصوبہ پانچ سال کے لئے تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جو تنور موجود نہیں یا جن تنوروں کا ریکارڈ نہیں مل رہا تو کیا آپ حکومت کو اس حوالے سے propose کر رہے ہیں کہ ان کے خلاف ایکشن لیا جائے کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ ہمارا جتنا حصہ ہے کہ ہم نے جو loan دیا ہوا ہے اس loan کی حد تک تو ہم ان کے پیچھے ہیں اور ان سے پیسے لے رہے ہیں تاکہ ہماری پنجاب سمال انڈسٹریز کارپوریشن کی ریکوری پوری ہو۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! جی، ٹھیک ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! باقی جو فوڈ کے حوالے سے کام ہے وہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ نے کرنا ہے۔ ہم نے اپنے ڈیپارٹمنٹ کے حوالے سے جو کام پورا کرنا تھا کیونکہ اس وقت جو میکنزم بنایا گیا تھا اس حوالے سے کسی نہ کسی شخص نے اس پر گارنٹی دی ہوئی ہے لہٰذا ان بندوں کے ذریعے ان سے جو installment آ رہی ہے وہ ہم اکٹھی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ فوڈ منسٹر اس حوالے سے بتائیں کیونکہ یہ سوال دو تین دفعہ آیا ہے اور اب finally پتا چلا کہ یہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ سے بھی متعلقہ ہے۔ انڈسٹری ڈیپارٹمنٹ سے متعلق portion کا انہوں نے جواب دے دیا ہے لہٰذا آپ کا اس میں کیا جواب ہے؟

وزیر خوراک (جناب سمیع اللہ چودھری): جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ 2008 سے 2013 تک 13.374۔ارب روپے کی سبسڈی ہے جس کے لئے میں نے آڈٹ کا کہا ہوا ہے۔ پچھلے سال ماہِ رمضان میں 9۔ارب روپے کی سبسڈی دی گئی ہے اُس پر بھی میں بارہا مرتبہ لکھ چکا ہوں کہ اس کا سپیشل آڈٹ کروایا جائے۔

جناب سپیکر! آپ سن کر حیران ہوں گے کہ فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں صرف گندم کے اوپر دس سالوں میں تقریباً 206۔ارب روپے کی subsidies دی ہیں اور انہوں نے subsidies دینے کی ایک تاریخ رقم کی ہے۔ اس کے لئے بھی سپیشل آڈٹ کے لئے کہا گیا ہے لہٰذا جیسے ہی رپورٹ آئے گی تو ایوان میں پیش کر دی جائے گی۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا اس پر ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میں نے بھی اس حوالے سے سوال کیا تھا جس پر بحث ہوئی تھی۔ آج by chance دونوں وزراء موجود ہیں جن کی موجودگی میں بات مبہم سی رہ گئی ہے۔ میں گزارش کروں گا کہ 13.374۔ارب روپے کی یہ سبسڈی پانچ سال کے لئے تھی۔

جناب سپیکر! مجھے بتایا جائے کہ ان پانچ سالوں میں اس سبسڈی سے کتنے لوگ مستفید ہوئے یا کوئی بھی نہیں ہوا؟

جناب سپیکر! دوسرا انڈسٹری منسٹر نے یہ فرمایا ہے کہ کسی نے کہہ دیا کہ loan چھوڑ دیئے جائیں تو یہ clear کر دیں کہ کس نے ڈیپارٹمنٹ کو لیٹر لکھ کر بھیجا تھا کہ اِن سے loan واپس نہیں ملے گا؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کے دو سوال ہیں۔ ایک انہوں نے فرمایا کہ سبسڈی کتنے لوگوں کے پاس گئی تو میں بڑے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سبسڈی کہاں جاتی رہی ہے کیونکہ میں اُس وقت اپوزیشن میں تھا۔ ان کی پارٹی کے تقریباً ہر لوکل عہدیدار کو اُس وقت ایک ایک تنور دیا ہوا تھا اور خیر سے آٹا اُن کے پاس آتا تھا۔ (شیم شیم)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ آپ پہلے بات سنیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری بات تو سنیں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ یہ پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہو سکتا۔ Disallowed

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری بھی بات سنیں۔

جناب سپیکر: کیا فرق پڑتا ہے۔ اگر آپ نے workers کو دیئے ہیں؟ کوئی حرج نہیں کیونکہ workers کو گرم رکھنے کا طریقہ یہی ہے کہ اُن کو ایک ایک تنور دے دیں۔ اب آپ ذرا بات سُن لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! Worker کا خون گرم رکھنے کا بہانہ بنا کر یہ اُن کو دیتے رہے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! یہ کسی عہدیدار کا نام لیں۔ کسی ایک کا نام لیں۔

جناب سپیکر: جی، اس کے لئے آپ fresh question کر دیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! یہ کسی کا نام بتائیں۔

جناب سپیکر: یہ عادت بڑی غلط بن گئی ہے کیونکہ سیٹ پر بیٹھے بیٹھے آپ بات نہیں کر سکتے۔ اس ہاؤس کا کوئی decorum ہوتا ہے۔ آپ کے سامنے سپیکر بیٹھا ہے اس لئے آپ کو پہلے اجازت لینی پڑتی ہے۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! آپ اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: نہیں، میں اجازت نہیں دے رہا۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں اب اجازت لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، نہیں۔ میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ بیٹھ جائیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر![******]

جناب سپیکر: یہ بالکل غلط ہے۔ انہوں نے جو بھی الفاظ بولے ہیں سب کارروائی سے حذف کئے جاتے ہیں۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں اب آپ سے اجازت لے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: کس Rule کے تحت آپ بات کر رہے ہیں؟

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں نے آپ سے اجازت لی ہے۔

جناب سپیکر: میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! پہلے آپ نے کہا کہ آپ اجازت لیں۔

جناب سپیکر: کیا آپ کو پتا ہے کہ پہلے سپیکر سے اجازت لینا پڑتی ہے؟ میں نے آپ کو اجازت نہیں دی۔

جناب محمد توفیق بٹ: جناب سپیکر! میں آپ سے اجازت مانگ رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میں آپ کو اجازت نہیں دے رہا۔ آپ بیٹھ جائیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ میں نے ہاؤس کے floor پر کھڑے ہو کر کوئی غلط بیانی نہیں کرنی۔ میرے بھائی نے بڑے سخت الفاظ بولے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میں نے وہ الفاظ حذف کر دیئے ہیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ کی مہربانی لیکن میں اُس لحاظ سے جواب نہیں دینا چاہ رہا۔ اگر بندہ یہ سمجھے کہ میں اونچے لہجے میں کسی کو غلط لفظ کہہ سکتا ہوں اور اُن کے منہ پر تالا لگا ہوا ہے تو ایسی بات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے اس کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ اس سوال کو pending اس لئے کرتے ہیں کہ آپ انکوائری کے آرڈر کریں۔ اپنی محکمانہ سپیشل انکوائری کروائیں اُس کے بعد identify کریں کہ کہاں گھپلا ہوا ہے؟ جہاں یہ گھپلا ہوا ہے وہاں پر پرچے درج کروائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! بالکل ایسا ہو گا۔

جناب سپیکر: اگر کوئی بندہ غلط نہیں ہے تو اُس کے خلاف بالکل پرچہ نہ دیں کیونکہ انصاف کے مطابق ہونا چاہئے۔ یہ نہیں کہ اتنا کھا پی گئے ہیں اور ویسے بھی تنور تو ہضم بھی نہیں ہوتا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! تعمیل ہو گی۔ معزز ممبر کا اس سوال کا جو دوسرا حصہ تھا کہ انکوائری کس نے روکی تھی تو اس حوالے سے میں بتاتا ہوں کہ وہ انکوائری خادم اعلیٰ پنجاب نے 2013 میں روکی تھی اور کہا تھا کہ آپ نے ریکوری نہیں کرنی۔ اُس وقت کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے حکم آیا تھا کہ تنوروں کے لئے ہم جو پیسے دے چکے ہیں وہ نہیں لینے۔(شیم شیم)

جناب سپیکر: جی، آپ ممبران بیٹھے بیٹھے شیم کے الفاظ استعمال نہ کریں کیونکہ یہ اچھی بات نہیں ہے۔ آپ ہاؤس کے decorum کا خیال کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری(میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ہاؤس کے معزز ممبر نے سوال پوچھا ہے جس کا میں نے جواب دیا ہے۔ چونکہ میں نے سمال انڈسٹریز کارپوریشن کے ایکٹ کے مطابق apprise کیا ہے کہ ہمارے پاس ایسی کوئی provision نہیں ہے کہ ہم کسی کے loan کو waive off یا معاف کر دیں۔

جناب سپیکر: جی، معاف تو نہیں کر سکتے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! چونکہ یہ interest free loan تھا اس لحاظ سے باقاعدہ recover کرنا بنتا ہے اور ہم نے کیا ہے۔ جیسے میں نے پہلے بتایا کہ جب انہوں نے بند کیا اور پھر شروع کیا گیا تو چار ملین سے زیادہ پیسے واپس حکومت کے کھاتے میں آئے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اب اگلا سوال لیتے ہیں۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! جس انکوائری کی بات کی گئی ہے تو اگر یہ منسٹر صاحب نے ہی کرنی ہے تو پھر اُس کا کیا فائدہ ہو گا؟

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ انکوائری کر کے ہاؤس کو ایک ماہ میں رپورٹ دیں لیکن کسی کے خلاف زیادتی نہ ہو، victimization نہ ہو اور انکوائری انصاف کے مطابق ہو۔ اگر کوئی غلط چیز نکلتی ہے تو پھر آپ action لیں لیکن ویسے ہی نام لکھا ہوا ہے اور غلط نہیں ہے تو اُس کے خلاف بالکل action نہیں ہونا چاہئے۔ آپ ہاؤس کو ایک ماہ میں رپورٹ دیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! انکوائری انصاف پر مبنی ہو گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد ارشد ملک کا ہے۔

MR MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ: Mr Speaker! On his behalf.

جناب سپیکر: جی، on his behalf سوال نہیں ہو گا وہ خود کریں گے۔ آپ پہلے دیکھ لیا کریں کیونکہ جناب محمد ارشد ملک بیٹھے ہوئے ہیں۔ میرا خیال ہے کہ آپ سے پہلے یہ آئے ہیں۔ ہمارا اتنا بڑا ممبر ہے لیکن آپ کو نظر ہی نہیں آ رہا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں راستے میں تھا۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 996 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع ساہیوال میں ٹریننگ انسٹیٹیوٹس اور ٹیکنیکل کالجز سے متعلقہ تفصیلات

*996: **جناب محمد ارشد ملک**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع ساہیوال میں کل کتنے بوائز و گرلز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ اور ٹیکنیکل کالجز موجود ہیں ان کی مکمل تفصیل بتائیں؟

(ب) ان انسٹیٹیوٹ میں بچے اور بچیوں کو کس کس skill کے کورس اور نصاب پڑھائے جاتے ہیں تفصیل بتائیں؟

(ج) ان انسٹیٹیوٹ میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسٹاف کی کون کون سی اسامیاں پر اور کتنی اسامیاں کب سے خالی ہیں، مکمل تفصیل سے آگاہ کریں؟

(د) کیا حکومت ملک و قوم کی ترقی کے لئے اور بے روزگاری ختم کرنے کے لئے مذکورہ ضلع میں مزید انسٹیٹیوٹ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام چلنے والے ٹیکنیکل اداروں کی مجموعی تعداد آٹھ ہے۔ ان میں چار ٹیکنیکل ادارے برائے طلباء، تین ٹیکنیکل ادارے برائے طالبات اور ایک ادارہ جو کہ طلباء و طالبات دونوں کے لئے ہے جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 41 مختلف skills میں طلباء و طالبات کو تعلیم و تربیت کے مواقع مہیا کئے جارہے ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں منظور شدہ کل اسامیوں کی تعداد 614 ہیں ان اسامیوں میں 421 اسامیاں filled اور 193 اسامیاں خالی ہیں۔ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں علاقے کی ضروریات کے مطابق ٹیوٹا نے ٹیکنیکل اداروں کی سہولت فراہم کی ہوئی ہے یہ ادارے مختلف شعبہ جات میں طلباء وطالبات کو تعلیم وتربیت کے مواقع مہیا کر رہے ہیں۔ مزید کسی نئے ادارے کا فی الحال قیام کا ارادہ نہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چونکہ میں ابھی پہنچا ہوں اس لئے ابھی ہی یہ سوال دیکھا ہے۔ اگر مجھے تھوڑا سا وقت دے دیا جائے تو میں پڑھ لوں۔

جناب سپیکر: یہ سوال آپ ہی نے بھجا ہے اور اس میں کوئی نئی بات تو نہیں ہے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میں ابھی آیا ہی ہوں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جب بندہ اپنے ذہن سے سوال خود لکھ کر اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروائے گا تو اُس کو اس طرح ٹائم نہیں لینا پڑے گا۔ اِن کی جگہ پر سوال کوئی اور جمع کرواتے ہیں۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جیسے آپ کا حکم ہے میں حاضر ہوں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! میری عرض تو سُن لیں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! چونکہ آپ کا تقدس سب سے پہلے ہے لیکن انہیں اپنی وہ باتیں یاد آ رہی ہیں جب یہ اپوزیشن میں بیٹھ کر blank papers پر sign کر کے بھیج دیتے تھے اور سوال ہو جاتے تھے لیکن اب ایسا کام نہیں ہے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ میں ابھی اسمبلی میں حاضر ہوا ہوں اس لئے میں نے پہلے جواب تو پڑھنا ہے۔

جناب سپیکر! میں نے سوال لکھا ہے لیکن جواب تو نہیں لکھا۔ کیا منسٹر صاحب کو اتنی سمجھ نہیں ہے؟

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! کوئی بات نہیں۔ آپ پہلے جواب پڑھ لیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اصل میں یہ اپنی حاضری لگاتے ہیں۔

جناب سپیکر: نہیں۔ آپ پہلے کھڑے ہو کر جواب پڑھ لیں تاکہ میں بھی سُن لوں گا اور ہاؤس بھی سُن لے گا۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، میں پڑھتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، جناب محمد ارشد ملک! بسم اللہ کریں ناں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! جی، بسم اللہ کر دیتا ہوں۔ ان سے جز (ج) میں پوچھا گیا ہے کہ انسٹیٹیوٹس میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی کون کون سی اسامیاں خالی ہیں اور کتنی filled ہیں تو یہ بتادیں اور کب تک یہ fill کرنا چاہتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! ان کے سوال کو میں repeat کرتے ہوئے جواب پڑھ دیتا ہوں جس کے بعد اگر ان کا کوئی مزید ضمنی سوال ہو تو یہ کر سکتے ہیں۔ ضلع ساہیوال میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں منظور شدہ اسامیوں کی کل تعداد 614 ہے جن میں سے 421 اسامیاں filled ہیں اور 193 خالی ہیں۔ ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ اسامیوں کی تفصیل ان کے سامنے پڑھ دیتا ہوں۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ پوسٹیں 114 ہیں جن میں سے 88 filled ہیں اور 26 خالی ہیں۔ اسی ادارے میں نان ٹیچنگ کی 189 منظور شدہ ہیں، 127 filled ہیں اور 62 خالی ہیں۔ گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی فار وومن ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 30 ہیں جن میں سے 15 filled ہیں اور 15 ہی خالی ہیں۔ اسی طرح نان ٹیچنگ سٹاف کی 25 منظور شدہ ہیں جن میں سے 19 filled ہیں اور 6 خالی ہیں۔

جناب سپیکر! تیسرے نمبر پر گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ ہڑپہ روڈ ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ اسامیاں 39 ہیں جن میں سے 22 filled اور 17 خالی ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف کی 41 منظور شدہ ہیں جن میں سے 29 filled اور 12 خالی ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ احمد مراد روڈ ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی 33 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں سے 23 filled ہیں اور 10 خالی ہیں۔ اسی طرح نان ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ سیٹیں 47 ہیں جن میں سے 24 filled ہیں اور 13 سیٹیں خالی ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ چیچہ وطنی میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ سیٹیں گیارہ ہیں جن میں سے چھ سیٹیں filled ہیں اور پانچ خالی ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف میں 26 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں اکیس سیٹیں filled ہیں اور پانچ خالی ہیں۔ گورنمنٹ ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ایم اینڈ ایف سنٹرل جیل ساہیوال میں ٹیچنگ سٹاف کی سات سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں پانچ filled ہیں اور دو خالی ہیں جبکہ نان ٹیچنگ سٹاف میں چھ منظور شدہ سیٹیں ہیں جو کہ تمام filled ہیں۔ گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ وومن ساہیوال میں گیارہ سیٹیں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ ہیں جن میں سے چھ سیٹیں filled ہیں اور پانچ سیٹیں خالی ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف میں 20 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں 10 سیٹیں filled ہیں اور 10 خالی ہیں۔

جناب سپیکر! آٹھویں نمبر پر گورنمنٹ ووکیشنل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ فار وومن چیچہ وطنی میں ٹیچنگ سٹاف کی منظور شدہ سیٹیں چھ ہیں جو کہ تمام کی تمام filled ہیں۔ نان ٹیچنگ سٹاف میں 9 سیٹیں منظور شدہ ہیں جن میں سے چار سیٹیں ہیں اور پانچ خالی ہیں۔

جناب سپیکر! موصوف نے اس کے دوسرے part میں پوچھا تھا کہ کب تک fill کر لیں گے تو ابھی ریکروٹمنٹ پر پابندی ہے۔ گزارش یہ ہے کہ یہ ایک دن کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ 8/10 سال سے اسی طرح سے سلسلہ چل رہا ہے تو جیسے ہی گورنمنٹ اس پر پابندی اُٹھائے گی تو ہم کوشش کریں گے کہ مرحلہ وار جن کالجز کے اندر سٹاف کی deficiency ہے اس کو پورا کر دیا جائے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اتنا لمبا منسٹر صاحب نے جواب دیا ہے تو اس کی ضرورت نہیں تھی۔ میں آپ کے توسط سے ان سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ پابندی ہماری طرف سے ہے یعنی اپوزیشن کی طرف سے ہے یا حکومت کی طرف سے ہے؟ حکومت یہ جواب دے کہ اس پر ابھی

تک جو پابندی ہے کیونکہ آج سے پانچ ماہ پہلے جناب محمد طاہر پرویز نے ایک سوال کیا تھا جس میں انہوں نے on the floor of the house commitment دی تھی کہ ہم ان خالی اسامیوں پر بھرتی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب ان کے حالات دیکھیں کہ انہیں رونے دھونے اور آٹھ سال، دس سال کے علاوہ تو کوئی بات ہی نہیں کرنی آ رہی۔ 251 ٹیچنگ سٹاف کی سیٹیں ہیں اور نان ٹیچنگ تو چلیں چھوڑ دیتے ہیں کہ ان کی مرضی ہے۔ یہ حکومت میں ہیں اور حکومت کے اندر ان کے حالات یہ ہیں کہ ان 9 ماہ میں 251 میں سے 80 سیٹیں خالی ہیں۔ 171 پر posting ہے یعنی پچاس فیصد خالی سیٹوں سے نظام چل رہا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ پابندی ختم ہو گی تو ہم یہ fill کر دیں گے۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! حکومت نے ban لگایا ہے ناں۔

جناب سپیکر: ظاہر ہے کہ کابینہ فیصلے کرے گی۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! اب یہ مہربانی کریں اور ہمیں کوئی time frame دے دیں کیونکہ جو سوال کیا گیا ہے ناں جس سے انہیں بڑی پریشانی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، کوئی بات نہیں، اب آپ تشریف رکھیں۔ جی، منسٹر صاحب! کب تک یہ خالی اسامیاں fill کر لی جائیں گی۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! ان کی کارکردگی اچھی نہیں ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جناب محمد ارشد ملک! اب آپ تشریف رکھیں اور ان کا جواب سن لیں ناں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ آج سے آٹھ ماہ پہلے یہ اِدھر بیٹھتے تھے تو اس وقت یہ سوال کر لیتے ناں کہ "اے سیٹاں خالی نیں اور میرا ضلع ساہیوال اے۔ تُسی سیٹاں پوریاں کیوں نئیں کر دے پئے۔ اب میں بات کروں گا تو پھر بات کہیں اور نکل جائے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب! آپ زیادہ چھیڑ چھاڑ نہ کریں۔ نہ کریں ناں اور اس ہاؤس کو چلنے دیں۔ منسٹر صاحب! کوشش کریں کہ یہ جلدی fill کر لیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جیسے ہی کابینہ اس پابندی کو ختم کرے گی تو میں نے عرض کیا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کابینہ میں یہ ضرور لے کر جائیں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! یہاں پر کوئی سو کروڑ روپے کی کمی نہیں ہے اور ایک ارب روپے کی کمی نہیں ہے بلکہ مجھے ٹیوٹا کے لئے 20۔ ارب روپے کا بجٹ چاہئے اور پیچھے سے جتنے عرصہ سے یہ مسئلہ آرہا ہے تو میں اس پر بات نہیں کرنا چاہ رہا لیکن جہاں پر جو deficiency ہے اس حوالے سے میں جواب دے رہا ہوں۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سوال پر کافی بات ہو گئی ہے۔ اگلا سوال نمبر 1462 سید حسن مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال محترمہ راحیلہ نعیم کا ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! شکریہ۔ اگر آپ مناسب سمجھیں اور اجازت دیں تو میں معزز منسٹر صاحب سے ضمنی سوال کر لوں؟

جناب سپیکر: محترمہ! سب سے پہلے تو آپ اپنا سوال نمبر بولیں ناں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں سوال کا نمبر پڑھ لیتی ہوں کیونکہ پہلے آپ سے اجازت طلب کر رہی ہوں۔

جناب سپیکر: نہیں، اس کی اجازت پہلے ہی ہوتی ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 1511 ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ ٹھہر جائیں ناں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے سوال نمبر بولا ہے۔۔۔

جناب سپیکر: ایک منٹ بات سن لیں ناں کیونکہ میں آپ کی سہولت کے لئے بات کرنے لگا ہوں۔ دیکھیں، جب میں آپ کا نام بولوں تو اس کے ساتھ ہی کیونکہ آپ کا سوال ہے تو آپ نے سوال نمبر بولنا ہے پھر کارروائی شروع ہوتی ہے۔ کارروائی شروع ہو گئی ہے اور اب آپ سوال کر لیں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ماشاءاللہ سے میں بھی تیسری دفعہ اسمبلی کے اندر موجود ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: لیکن یاد نہیں رہتا ناں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! آپ نے مجھے جو سکھایا اس پر میں آپ کا شکریہ ادا کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: میرا فرض ہے کہ یاد کرواتا رہوں۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جی، آپ کی بڑی مہربانی۔ جناب سپیکر! سوال نمبر 1511 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل سے متعلقہ تفصیلات

*1511: **محترمہ راحیلہ نعیم:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ بات درست ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان کمیٹیوں کی تشکیل میں تاخیر کی وجہ سے حکومت کا مہنگائی پر کوئی کنٹرول نہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دکان مالکان من مانی قیمتیں وصول کر رہے ہیں حکومت کب تک پرائس کنٹرول کمیٹیاں تشکیل دینے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ پرائس کنٹرول کمیٹیاں تشکیل نہیں دی گئیں۔ وزیر صنعت، تجارت، سرمایہ کاری و فنی مہارت نے اپنی پہلی ہی میٹنگ میں جو کہ مورخہ 5۔ ستمبر 2018 کو منعقد ہوئی اس میں اشیائے ضروریہ کی قیمتوں اور سپلائی کا جائزہ لیا اور فوری طور پر اشیائے ضروریہ ایکٹ پرائس کنٹرول اینڈ پروینشن آف پرافیٹرنگ اینڈ ہورڈنگ ایکٹ1977 کے تحت ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل نو کی ہدایت جاری کی تھیں جس کے مطابق تمام ڈپٹی کمشنرز کو7۔ ستمبر2018 کو ہدایات جاری کر دی گئی تھیں کہ وہ تمام ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل نو کریں۔ اسی ہدایات کی روشنی میں پنجاب کے تمام اضلاع ضلعی پرائس کنٹرول کمیٹیوں کی تشکیل نو کر چکے ہیں۔ یہ کمیٹیاں مکمل طور پر فعال ہیں اور اپنے اضلاع میں قیمتوں کو کنٹرول کر رہی ہیں۔

مزید بر آں حکومت پنجاب نے اشیائے ضروریہ کی سپلائی اور قیمتوں کا صوبائی سطح پر جائزہ لینے کے لئے ایک کیبنٹ کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے جو کہ قیمتوں کا صوبائی سطح پر جائزہ لیتی ہے اور مناسب اصلاحی اقدامات کی سفارش کرتی ہے۔

(ب) یہ درست نہیں ہے۔ کمیٹیوں کی تشکیل بروقت کی گئی ہے اور ان کی کارکردگی کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پایا گیا ہے۔ مزید بر آں ضلعی اور صوبائی کمیٹیوں کے بروقت اقدامات کی وجہ سے بھی مہنگائی پر بڑی حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے۔

(ج) یہ درست نہ ہے کہ دکاندار من مانی قیمتیں وصول کر رہے ہیں۔ پرائس کنٹرول کمیٹیاں پرائس مقرر کرتی ہیں جس کے مطابق دفتر ڈپٹی کمشنر سے ریٹ لسٹ جاری ہوتی ہے جس کے مطابق مجسٹریٹ چیک کرتے ہیں اور من مانی قیمتیں وصول کرنے والے دکانداروں کے خلاف روزانہ کی بنیادوں پر چھاپے مار رہے ہیں اور اضافی قیمتیں وصول کرنے والے دکانداروں کو موقع پر جرمانہ اور گرفتاریاں عمل میں لائی جارہی ہیں۔ یکم ستمبر 2018 سے لے کر22۔ اپریل2019 تک 544,372 چھاپے،

139,810,359 روپے جرمانے، 7,081 ایف آئی آرز اور 7,409 گرفتاریاں کی گئی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میری وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ اگر وہ ہتک محسوس نہ کریں تو اس سوال کے جز(ب) کے جواب کو پڑھ دیں نہیں تو پھر میں خود بھی پڑھ سکتی ہوں لیکن وہ پورے ہاؤس کو اس جز کا جواب پڑھ کر ایک دفعہ سنا دیں تاکہ سب کو اس سوال کے جواب کو سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں حاضر ہوں۔ گزارش ہے کہ جو یہاں جواب دیا گیا ہے "یہ درست نہیں ہے کمیٹیوں کی تشکیل بروقت کر دی گئی ہے"۔ اب جو کر دی گئی ہے اس کے تمام نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہیں۔ جس ضلع کا نوٹیفکیشن چاہئے میں وہ دینے کے لئے حاضر ہوں کیونکہ یہ 36 کے 36 اضلاع کی کمیٹیوں کے نوٹیفکیشن میرے پاس موجود ہیں۔

جناب سپیکر! اگلی بات یہ ہے کہ ان کی کارکردگی کی وجہ سے مہنگائی پر قابو پایا گیا ہے مزید برآں ضلعی اور صوبائی کمیٹیوں کے بروقت اقدامات کی وجہ سے بھی مہنگائی پر بڑی حد تک کنٹرول کر لیا گیا ہے۔ (شیم شیم)

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! مجھے ضمنی سوال کی اجازت ہے؟

جناب سپیکر: جی، اجازت ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! میں نے یہ پوچھنا تھا کہ اس کمیٹی نے مہنگائی پر قابو پایا ہے تو یہ صوبہ پنجاب میں ہے یا کسی اور صوبے میں ہے؟ اس حوالے سے ذرا ہمیں بتا دیا جائے کیونکہ 9 کروڑ سے زائد صوبہ پنجاب کے لوگ ہیں جو کہ اس وقت خوشی کے مارے پھولے نہیں سما رہے کہ اس کمیٹی نے مہنگائی پر قابو پا لیا ہے اور بڑی حد تک مہنگائی پر کنٹرول کر لیا ہے، مجھے بتا دیں کہ کیا یہ اسی صوبے کے بارے میں بات کی گئی ہے؟

جناب سپیکر: محترمہ! یہ پنجاب اسمبلی میں سوال ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ یہ معزز ممبر کو بتانے کی ضرورت ہے یہ پنجاب اسمبلی ہے۔ یہ سندھ اسمبلی نہیں ہے، انہیں بتا دیا جائے۔ تین دفعہ میری بہن اسمبلی کی ممبر بن کر آئی ہیں ان کو پتا ہونا چاہئے کہ یہ پنجاب اسمبلی کا ایوان ہے، سندھ اسمبلی کا ایوان نہیں ہے۔

محترمہ راحیلہ نعیم: جناب سپیکر! یہ اتنی اہم مفاد عامہ کے بارے میں بات ہو رہی ہے تو معزز منسٹر! یہ بتا دیں کہ مہنگائی انہوں نے کہاں پر کنٹرول کی۔ یہ کمیٹیز کے نوٹیفکیشنز میرے پاس موجود ہیں۔ یہاں پر معزز ممبران بیٹھے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ایک معزز ممبر مجھے بتا دے کہ انہوں نے grass root level پر جا کر اس پرائس کنٹرول کے اوپر کام کیا ہو؟ ہم سارے ممبران لاہور میں موجود ہیں۔ چلیں ذرا دیکھتے ہیں کہ کیا من مانی قیمتیں وصول نہیں ہو رہیں، کیا عوام مہنگائی سے باہر آ گئے ہیں؟ یہ سراسر غلط جواب ہے میں اس بات کو مسترد کرتی ہوں یہ جواب غلط ہے۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! یہ سوال نہیں ہے یہ تو آپ کا جواب ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں اس کو آسان کر دیتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے۔

جناب نصیر احمد: جناب سپیکر! میرا سوال بھی اس میں add کر لیں۔

جناب سپیکر: جناب نصیر احمد! میں نے آپ کو اجازت نہیں دی ہے۔ محترمہ کا سوال ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے اس ایوان کے اندر جو پنجاب کا سب سے مقدس ایوان ہے میں مہنگائی کے محرکات کو ضرور discuss کیا جائے۔ آپ نے پہلے بھی discuss کیا اب بھی کیا جائے اور جو کمیٹیاں تشکیل دی گئی ہیں ان کے بارے میں ہاؤس کو apprise کیا ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ ہے جس کے پاس اٹھارہ essential items ایسے ہیں جن کو انڈسٹریز ڈیپارٹمنٹ watch کرتا ہے۔ اُس میں edible oil ہے، اُس میں چینی ہے، اُس میں کچھ دالیں ہیں اُس میں کچھ دوسری اشیائے خورد ونوش ہیں اُن اٹھارہ items کو کیونکہ ہم سمجھتے ہیں کہ عام آدمی اُن کو استعمال کرتا ہے لہٰذا اُس حوالے سے ہم پرائس کنٹرول اُن کے اوپر کرتے ہیں اس مقصد کے لئے جو پرائس میکنزم ہے جس کے تحت جرمانہ کیا جاتا ہے، ایف آئی آر کی جاتی ہے یا دوسری چیزیں impose کی جاتی ہیں وہ تمام ہم نے کی ہیں اب ان کے جو مہنگائی کے محرکات ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اب محرکات چھوڑیں پھر بات لمبی ہو جائے گی۔ بہر حال اس کو ذرا اور دیکھ لیں۔ اب سوالات ختم ہو گئے ہیں اور وقفہ سوالات بھی ختم ہوتا ہے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے کالجز کی تعداد اور مشینری سے متعلقہ تفصیلات

***736: سید عثمان محمود:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے کتنے کالج کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان میں کس کس skill میں کہاں کہاں تک تعلیم دی جاتی ہے؟

(ج) ان کالجوں میں اس وقت کتنے طالب علم زیر تعلیم ہیں؟

(د) ان کالجوں میں کون کون سی مشینری یا آلات کی ضرورت ہے؟

(ہ) اس وقت ان کالجوں میں ٹیچنگ سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی ہیں؟

(و) ان کالجوں کی کارکردگی سال 18-2017 کی بتائیں؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے 10 کالجز برائے طلباء و طالبات کام کر رہے ہیں۔ جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان کے انسٹیٹیوٹس میں تین سالہ کورس تین ٹیکنالوجیز میں دو سالہ کورس آٹھ ٹریڈز میں، میٹرک ووکیشنل دو سالہ، ایک سال کا کورس گیارہ ٹریڈز میں اور چھ ماہ کا کورس گیارہ ٹریڈز میں کروایا جارہا ہے۔ان کی تفصیل ادارہ وار تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کالجوں میں اس وقت کل1520 طالب علم زیر تعلیم ہیں۔ان کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کالجوں میں مختلف ٹیکنالوجیز اور ٹریڈز میں جن مشینری وآلات کی ضرورت ہے ان کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان اداروں میں ٹیچنگ سٹاف کی کل115 اسامیاں خالی ہیں۔ادارہ وار تفصیل تتمہ (ح)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(و) ان کالجوں کی کارکردگی نتائج کی بنیاد پر سال2017 میں90 فیصد اور سال2018 میں 87 فیصد ہے۔ادارہ وار تفصیل تتمہ (خ)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

رحیم یار خان: ٹیوٹا کے اداروں اوران میں زیر تعلیم طالب علموں سے متعلقہ تفصیلات

***816: سید عثمان محمود**: کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے تحت کون کون سے ادارے پر کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان اداروں میں کون کون سی skills میں تعلیم و مہارت دی جاتی ہے؟

(ج) ان اداروں میں کس کس شعبہ کے طلباء کو وظیفہ دیا جاتا ہے؟

(د) کیا حکومت رحیم یار خان میں مزید ایسے ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام کل دس ٹیکنیکل ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (الف)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع رحیم یار خان کے دس اداروں میں34 skills میں جو تعلیم و مہارت دی جاتی ہے اس کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع رحیم یار خان میں ٹیوٹا کے زیر اہتمام اداروں میں ٹیوٹا کی طرف سے کسی قسم کا وظیفہ نہیں دیا جاتا ہے۔

(د) ضلع رحیم یار خان میں علاقے کی ضروریات کے مطابق ٹیکنیکل انسٹیٹیوٹس کا قیام کر دیا گیا ہے جو کہ مختلف شعبہ جات میں تعلیم و مہارت طلباء وطالبات کو مہیا کر رہے ہیں مزید کسی نئے ادارے کا فی الحال قیام کا ارادہ نہیں۔

چنیوٹ میں محکمہ کے ٹیکنیکل تعلیمی اداروں سے متعلقہ تفصیلات

*1462: **سید حسن مرتضیٰ:** کیا وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں محکمہ کے کتنے ٹیکنیکل تعلیم کے ادارے کہاں کہاں ہیں؟

(ب) اس ضلع میں ان اداروں میں کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان اداروں کے لئے مالی سال 19-2018 میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے؟

(د) اس ضلع کے کس کس اداروں کے سربراہوں کی اسامی کب سے خالی ہیں؟

(ہ) ان اداروں کی کارکردگی کی جانچ پڑتال کون کرتا ہے؟

(و) محکمہ اس ضلع میں ٹیکنیکل تعلیم کے مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو کہاں پر اور کب تک؟

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال):

(الف) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے ٹیکنیکل اداروں کی مجموعی تعداد چھ ہے جن کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے زیر انتظام مختلف ٹیکنیکل اداروں میں 36 مختلف اسامیاں خالی پڑی ہیں جن کی ادارہ وار تفصیل تتمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے ٹیکنیکل اداروں کا مختص شدہ بجٹ برائے تنخواہ ملازمین کی مد میں مجموعی رقم مبلغ-/52,719,763روپے ہے اور دوسرے اخراجات کی مد میں مجموعی مختص شدہ رقم مبلغ-/16,230,500روپے ہے بجٹ برائے سال 19-2018کی تفصیل تتمہ(ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع چنیوٹ میں ٹیوٹا کے چھ اداروں کے سربراہان کی اسامیاںfilledہیں اور کوئی اسامی خالی نہ ہے۔

(ہ) مندرجہ ذیل دفاتر ان اداروں کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔

1- ڈسٹرکٹ منیجر	2- مونیٹرنگ سیل
3- اکیڈمک آڈٹ سیکشن	4- ڈی جی کمرشل آڈٹ

(و) چنیوٹ شہر میں ٹیوٹا گورنمنٹ کالج آف ٹیکنالوجی کے ادارہ کا قیام کر رہا ہے جس کے لئے زمین خرید لی گئی ہے جونہی گورنمنٹ کی طرف سے بلڈنگ کی تعمیر کے لئے فنڈز جاری ہونگے بلڈنگ کی تعمیر کا کام شروع کروا دیا جائے گا۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: آپ ابھی بیٹھ جائیں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the requirements of sub-rule (1) of Rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for taking up Government business tomorrow Tuesday 30th April 2019 which is a private members day.

MR SPEAKER: Now, the motion moved and the question is:

"That the requirements of sub-rule (1) of Rule 27 and all other relevant provisions of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 may be dispensed with under Rule 234 of the said Rules for taking up Government business tomorrow, Tuesday 30th April 2019 which is a private members day."

(The motion was carried.)

جناب سپیکر: اب ایک بہت important مذہبی issue ہے جو سارے ہاؤس کی توجہ چاہتا ہے اس لئے پہلے اس کو take up کریں گے تو میں وزیر کانکنی ومعدنیات جناب عمار یاسر کی جو قرارداد آئی ہے اولیول کی ایک کتاب کی مذمت کے حوالے سے وہ قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہ رہے ہیں تو محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرنا چاہتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اولیول کی ایک کتاب کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اولیول کی ایک کتاب کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ رولز کو معطل کر کے اولیول کی ایک کتاب کی مذمت کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: اب محرک اپنی قرارداد پیش کرے۔

اولیول میں پڑھائی جانی والی کتاب "Islam-Beliefs and Practices" میں اور سوشل میڈیا پر حضرت محمد ﷺ، ازواج مطہراتؓ اور خلفائے راشدین کے خلاف گستاخیوں کی شدید مذمت

وزیر کانکنی ومعدنیات (جناب عمار یاسر) جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ چنیوٹ میں ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے کسی بھی پروگرام کو منعقد کرانے والے منتظمین کو پولیس ایف آئی آر درج کر کے پریشان کرتی ہے۔ منتظمین اپنے پروگرام کے حوالے سے کوئی اشتہار پرنٹ کرا سکتے ہیں اور نہ ہی اس حوالے سے تشہیر ہی کر سکتے ہیں۔

یہ ایوان اسلام دشمن اور ختم نبوت ﷺ پر ڈاکا ڈالنے والی کارروائیوں کی بھی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان میں اولیول میں ایک کتاب "Islam-Beliefs and Practices" پڑھائی جاتی ہے جس کی مصنفہ یاسمین ملک ہے، اس کتاب میں جناب سیدنا حضرت عثمانؓ اور مولائے کائنات شیر خدا

سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان کے بارے میں گستاخیاں شامل ہیں جیسے معاذاللہ اُن میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان تھا۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر سنگین تہمت لگائی گئی ہے کہ معاذاللہ حضرت سیدنا امام حسن بن علیؓ کی شہادت میں اُن کا ہاتھ تھا اور انہوں نے سیدنا امام حسنؓ کی اہلیہ کو اس کام کے لئے رشوت دی تھی۔ یہ ایوان اس کتاب کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فرقہ واریت کے خاتمے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے سازشی ٹولہ بیرون ممالک کی شہ پر اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا اور معاشرے میں گمراہ کن معلومات پھیلاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا میں بھی شر انگیزی پھیلانے کی انتہا کر دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا میں اسلام کے دشمن، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، اہل بیتؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ ایوان ان سب کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

جناب سپیکر: یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ چنیوٹ میں ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے کسی بھی پروگرام کو منعقد کرانے والے منتظمین کو پولیس ایف آئی آر درج کر کے پریشان کرتی ہے۔ منتظمین اپنے پروگرام کے حوالے سے کوئی اشتہار پرنٹ کرا سکتے ہیں اور نہ ہی اس حوالے سے تشہیر ہی کر سکتے ہیں۔

یہ ایوان اسلام دشمن اور ختم نبوت ﷺ پر ڈاکا ڈالنے والی کارروائیوں کی بھی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان میں اولیول میں ایک کتاب "Islam- Beliefs and Practices" پڑھائی جاتی ہے جس کی مصنفہ یاسمین ملک ہے، اس کتاب میں جناب سیدنا حضرت عثمانؓ اور مولائے کائنات شیر خدا سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان کے بارے میں گستاخیاں شامل ہیں جیسے معاذاللہ اُن میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان تھا۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر سنگین تہمت لگائی گئی ہے کہ معاذاللہ حضرت سیدنا امام حسن بن علیؓ کی شہادت میں اُن کا ہاتھ تھا اور انہوں نے سیدنا امام حسنؓ کی اہلیہ کو اس کام کے لئے رشوت دی تھی۔ یہ ایوان اس کتاب کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فرقہ واریت کے خاتمے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے سازشی ٹولہ بیرون ممالک کی شہ پر اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا اور معاشرے میں گمراہ کن معلومات پھیلاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا میں بھی شر انگیزی پھیلانے کی انتہا کر دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا میں اسلام کے دشمن، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، اہل بیتؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ ایوان ان سب کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(اذان عصر)

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! اس قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اس کو متفقہ طور پر منظور کر لیتے ہیں۔

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے اس لئے سوال یہ ہے کہ:

"صوبائی اسمبلی پنجاب کا یہ ایوان اس بات کی شدید مذمت کرتا ہے کہ چنیوٹ میں ختم نبوت ﷺ کے حوالے سے کسی بھی پروگرام کو منعقد کرانے والے منتظمین کو پولیس ایف آئی آر درج کر کے پریشان کرتی ہے۔ منتظمین اپنے پروگرام کے حوالے سے کوئی اشتہار پرنٹ کرا سکتے ہیں اور نہ ہی اس حوالے سے تشہیر ہی کر سکتے ہیں۔

یہ ایوان اسلام دشمن اور ختم نبوت ﷺ پر ڈاکا ڈالنے والی کارروائیوں کی بھی مذمت کرتا ہے۔ پاکستان میں او لیول میں ایک کتاب "Islam-Beliefs and Practices" پڑھائی جاتی ہے جس کی مصنفہ یاسمین ملک ہے، اس کتاب میں جناب سیدنا حضرت عثمانؓ اور مولائے کائنات شیر خدا سیدنا حضرت علی المرتضیٰؓ کی شان کے بارے میں گستاخیاں شامل ہیں جیسے معاذاللہ اُن میں قائدانہ صلاحیتوں کا فقدان تھا۔ حضرت عمرو ابن العاصؓ کے بارے میں نازیباالفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ سیدنا حضرت امیر معاویہؓ پر سنگین تہمت لگائی گئی ہے کہ معاذاللہ حضرت سیدنا امام حسن بن علیؓ کی شہادت میں اُن کا ہاتھ تھا اور انہوں نے سیدنا امام حسنؓ کی اہلیہ کو اس کام کے لئے رشوت دی تھی۔ یہ ایوان اس کتاب کی شدید الفاظ میں مذمت کرتا ہے۔

اس ایوان کی رائے ہے کہ ملک بھر میں فرقہ واریت کے خاتمے اور باہمی ہم آہنگی پیدا کرنے کی بجائے سازشی ٹولہ بیرون ممالک کی شہ پر اپنی سازشوں سے باز نہیں آتا اور معاشرے میں گمراہ کن معلومات پھیلاتا ہے جس کی وجہ سے معاشرے میں فرقہ واریت میں اضافہ ہوتا ہے۔ سوشل میڈیا میں

بھی شر انگیزی پھیلانے کی انتہا کر دی گئی ہے۔ سوشل میڈیا میں اسلام کے دشمن، پیغمبر اسلام حضرت محمد ﷺ، اہل بیتؓ اور ازواج مطہراتؓ کے بارے میں نازیبا الفاظ استعمال کرتے ہیں جو کسی بھی صورت میں کسی بھی مسلمان کے لئے قابل قبول نہیں ہیں۔

یہ ایوان ان سب کی پُرزور مذمت کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس میں ملوث افراد کو سخت سے سخت سزا دی جائے اور اس کی روک تھام کے لئے اقدامات کئے جائیں۔

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: وزیر قانون !میرا خیال ہے کہ اس حوالے سے ایک کمیٹی بنا دی جائے تاکہ اس سلسلہ کا خاتمہ ہو سکے ورنہ یہ معاملہ بڑھتا جائے گا۔ منسٹر انفارمیشن کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنائی جائے جس میں آپ، منسٹر ایجوکیشن، حکومتی اور اپوزیشن کے ممبران شامل ہوں تاکہ اس معاملہ پر متفقہ طور پر کوئی لائحہ عمل طے ہو سکے۔ ہمارے سامنے آئے روز اس طرح کی جو چیزیں آ رہی ہیں اس سے معاشرے میں بہت خرابی پیدا ہوتی ہے اور اگر اس کا خاتمہ نہ کیا گیا تو مختلف لوگ اپنا گھناؤنا کھیل کھیلتے رہیں گے۔ اس معاملہ پر کمیٹی کی رپورٹ ایک یا دو ماہ میں ہاؤس میں پیش کی جائے۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر !پوائنٹ آف آرڈر۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: نہیں، ابھی ذرا ٹھہر جائیں پہلے توجہ دلاؤ نوٹس لے لیں وہ زیادہ ضروری ہے اس کے بعد آپ کو موقع دیا جائے گا۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 167 جناب مناظر حسین رانجھا کا ہے جو pending ہوا تھا۔

سرگودھا: کوٹ مومن کے رہائشی

طارق محمود سے 7لاکھ روپے کی ڈکیتی سے متعلقہ تفصیلات

(---جاری)

جناب مناظر حسین رانجھا: جناب سپیکر! وزیر قانون نے اس کا جواب دیا تھا میں اس کو پریس نہیں کرتا کیونکہ مقامی پولیس نے مجھے یقین دلایا ہے کہ ہم ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرکے ان سے ریکوری کرائیں گے۔ اللہ کرے کہ پولیس بہت جلد کامیاب ہو جائے اور اگر وہ کامیاب نہ ہو سکی تو پھر میں یہ معاملہ دوبارہ اسمبلی میں put کرنے کا حق رکھتا ہوں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر197 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔جی، محترمہ! اسے پیش کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میرا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر179 ہے۔

ضلع سرگودھا: 31 جنوبی میں آٹھ سالہ بچے کا زیادتی کے بعد قتل و دیگر تفصیلات

197: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر اعلیٰ از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ "دنیا نیوز" چینل مورخہ 24-اپریل2019 کی خبر کے مطابق تھانہ کڑانہ (سرگودھا) کے گاؤں 31 جنوبی میں آٹھ سالہ معصوم بچے کو زیادتی کے بعد قتل کرکے اس کی لاش کھیتوں میں پھینک دی گئی؟

(ب) کیا پولیس نے اس قتل کا مقدمہ درج کرکے ملزمان کو گرفتار کر لیا ہے، اگر ہاں تو کتنے ملزمان گرفتار ہوئے ہیں نیز اس مقدمہ کی ابتدائی تفتیش سے کیا معلومات حاصل ہوئی ہیں ان کی تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے کہ یہ واقعہ رونما ہوا ہے۔مدعی کے اس بیان پر مقدمہ نمبر96 مورخہ 20-04-2019 بجرم 363 ت پ تھانہ کڑانہ درج رجسٹرڈ ہوا۔ تفتیش محمد اشرف سب انسپکٹر

نے عمل میں لائی اور موقع ملاحظہ کر کے لاش موقع سے اٹھائی۔ اس کا میڈیکل کروایا گیا اور مدعی نے محمد عثمان کو اس مقدمہ میں نامزد کیا۔ اب وہ پولیس کی حراست میں ہے، پولیس نے دوران تفتیش محمد عثمان سے پوچھ گچھ کی اور اس میں جرم کا ایزاد بھی کر دیا گیا ہے چونکہ بچے کی ہلاکت ہوگئی تھی اس لئے دفعہ 302 کا ایزاد کر دیا گیا ہے۔ ملزم محمد عثمان جسمانی ریمانڈ پر پولیس کی تحویل میں ہے۔ اس سے آلہ قتل بھی بر آمد کر لیا گیا ہے، موٹر سائیکل بھی بر آمد ہو چکی ہے اور انشاءاللہ تعالیٰ بہت جلد اس مقدمہ کو یکسو کر کے چالان عدالت میں پیش کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے، اب اس توجہ دلاؤ نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 200 محترمہ رابعہ نسیم فاروقی کا ہے۔ جی، محترمہ!

محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 200 ہے۔

لاہور کے علاقہ مغلپورہ میں پولیس وردی
میں ملبوس ملزموں کی فائرنگ سے متعلقہ تفصیلات

200: محترمہ رابعہ نسیم فاروقی: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ روزنامہ "جنگ" مورخہ 20-اپریل 2019 کی خبر کے مطابق لاہور کے علاقہ مغلپورہ میں مہندی کی تقریب میں پولیس کی وردی میں ملبوس ملزموں نے فائرنگ کر کے 6 افراد کو زخمی کر دیا تھا؟

(ب) کیا مذکورہ واقعہ کا مقدمہ درج کر لیا گیا ہے اگر ہاں تو اس کیس کی اب تک کی تفتیش اور ملزمان کی گرفتاری سے متعلق حقائق سے آگاہ فرمائیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہ درست ہے اور اس سلسلہ میں مقدمہ نمبر 19/586 مورخہ 20-4-2019 بجرم 302,324,148,149 ت پ اور 7/ATA تھانہ مغلپورہ لاہور درج ہوا۔ اس میں مدعی فریق نے ملزم عرفان گوہر، اعجاز گوہر، کامران جمال، علی ولد نامعلوم ملزمان کو nominate کیا تھا جن

میں سے ایک ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور باقیوں نے bail before arrest کروائی ہوئی ہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ عدالت سے ان کی ضمانت کینسل کروانے کے لئے کوشش کی جائے گی اور ان کو بھی گرفتار کر لیا جائے گا۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب سپیکر: اس توجہ دلاؤ نوٹس کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ رانا اختر علی خان! آپ پوائنٹ آف آرڈر پر تھے۔

معزز ممبر کو سکیورٹی فراہم کرنے کے حوالے سے جناب سپیکر کی رولنگ پر عملدرآمد کا مطالبہ

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں دو تین دن سے انتظار کر رہا تھا کہ آپ یہاں تشریف لائیں اور میں اپنی بات کروں۔ رانا شمشاد خان کی شہادت کے بعد جس وقت میں ضمنی الیکشن لڑ رہا تھا آپ یقین کریں کہ مجھے اپنی ہار جیت کی کوئی فکر نہیں تھی مجھے صرف اس چیز کی فکر تھی کہ اگر خدانخواستہ کسی وجہ سے میں ہار گیا تو ظلم کے نظریے اور ظالم لوگوں کی حوصلہ افزائی ہو گی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ میں قاتلوں اور ظالموں کے خلاف جہاد کر رہا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ پورا ہاؤس میرا ساتھ دے گا۔ اس دن جب میں پوائنٹ آف آرڈر پر تھا تو آپ نے میری بہت حوصلہ افزائی کی تھی جس پر میں آپ کا شکر گزار ہوں۔ میں کیا کہہ رہا ہوں، میں یہ request کر رہا ہوں کہ جو اس کیس میں اشتہاری ہیں ان کو گرفتار کیا جائے اور اس کے لئے effort کی جائے۔

جناب سپیکر! دوسرا میرا پوائنٹ کیا ہے؟ میں نے کہا تھا کہ مجھے خطرہ ہے، آپ نے رولنگ بھی دی تھی اور آپ انتظامیہ سے رپورٹ منگوالیں۔ حکومتی وزیر یہ فرمادیں کہ اس کو سکیورٹی کی کوئی ضرورت نہیں ہے تو ٹھیک ہے اس کے بعد میں اسمبلی میں بالکل بات نہیں کروں گا۔ اگر آپ جیسے سپیکر کی رولنگ پر عمل نہیں ہونا، سو سال زندہ رہنے کے لئے ضروری نہیں ہے کہ آپ سو سال کی زندگی گزاریں بلکہ آپ ایسے فیصلے کر جائیں کہ جو سو سال تک قائم رہیں۔

جناب سپیکر! ابھی تک اس رولنگ پر کوئی عمل نہیں ہوا، میں آپ کو واضح طور پر ایک بات بتادوں کہ اگر آپ کی رولنگ پر عمل نہ ہوا یا تو مجھے کہہ دیا جائے کہ تو جو بات کر رہا ہے تیری بات ٹھیک نہیں ہے اور آپ سے میں نے یہ بھی نہیں کہنا کہ اگر میرا کام نہیں ہو سکتا تو میری applicationواپس کر دیں۔

جناب سپیکر! میں نے آپ سے اپنی applicationواپس نہیں لینی۔ اگر میں بات صحیح کر رہا ہوں اور آپ کی رولنگ پر گورنمنٹ نے عمل نہ کیا تو آج پورے ہاؤس کے سامنے میں کہہ رہا ہوں کہ میں آپ کی رولنگ پر عمل کرانے کے لئے بھوک ہڑتال کروں گا اور وہ بھوک ہڑتال ایسی ہو گی کہ پورے صوبے کے لئے ایک مثال بن جائے گی اس لئے آپ ان سے ٹائم لیں، ایک ٹائم پیریڈ کے اندر بتائیں، میں نے اس دن بھی۔۔۔(شور وغل)

بھائی بات سن لیں پھر کبھی مسکرا لینا۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، کوئی ایسی بات نہیں۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! ابھی یہاں پر شور وغل شروع ہو جائے گا۔ آپ جتنا مرضی ہنس لیں۔ میں کوئی سیاسی بات نہیں کر رہا۔ وہ آپ کا colleague تھا جو شہید ہوا تھا۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ میری بات سن لیں۔ آپ کی ساری بات آگئی ہے۔ آپ صرف ایک منٹ کے لئے تشریف رکھیں۔ آپ کی بات بھی صحیح ہے، آپ نے کہا بھی صحیح ہے، اس پر کوئی اور رائے نہیں ہے۔

میری آپ کے ساتھ دو دفعہ اس issue پر بات ہوئی ہے اور ہم سب آپ کے ساتھ متفق ہیں، وزیر قانون سے بھی بات ہوئی ہے وہ بھی متفق ہیں اور اس میں جو delay ہوئی ہے یہ واقعی نہیں ہونی چاہئے تھی آپ کی یہ بات بھی صحیح ہے۔

وزیر قانون! آپ کو یاد ہے کہ اس پر بات ہوئی تھی اور چودھری ظہیر الدین بھی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وہ بھی اس issue پر ہمارے ساتھ تھے بلکہ یہ سارے ہی آپ کے ساتھ ہیں۔ راجہ صاحب! اب جو فیصلہ ہوا ہے اس پر implementation کروانے والی بات ہے اور یہ ہمیں ضرور کروانی چاہئے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور/لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ(جناب محمد بشارت راجا):
جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ محترم رانا صاحب میرے لئے قابل احترام ہیں اور جس طرح انہوں نے فرمایا اور جس معزز ممبر کی شہادت کی بات کر رہے ہیں وہ ہمارے بھائی تھے اور ہر لحاظ سے ہمارے لئے قابل احترام تھے، ہمارے colleague تھے تو اس لحاظ سے بھی میں اپنے بھائی کا دلی طور پر احترام کرتا ہوں۔ اس میں دو چیزیں ہیں۔ جہاں تک ملزم کی گرفتاری کا تعلق ہے تو میرا خیال ہے کہ چودھری ظہیر الدین بھی موجود تھے، میں نے ذاتی طور پر CPO گوجرانوالہ سے بات کی تھی اور پھر میں نے معزز ممبر سے بھی عرض کی تھی کہ اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے جو علاقائی طور پر ہوتی ہے تو وہ ہمیں بتائیں تاکہ کوئی clue ملے تو اس کی گرفتاری کے لئے اقدامات کئے جاسکتے ہیں۔ ایک تاثر یہ ہے کہ وہ ملک سے باہر چلا گیا ہے، میں ان کے ساتھ بیٹھ جاتا ہوں، اگر ان کے پاس کوئی انفارمیشن ہے تو میں ان کو یقین دلاتا ہوں کہ انشاءاللہ تعالیٰ پولیس کی طرف سے کوئی کوتاہی نہیں ہوگی۔ سکیورٹی کی بات انتہائی درست ہے میں سمجھتا ہوں کہ اپنے حالات کے مطابق وہی بیان دے سکتے ہیں جو خطرات ان کو لاحق ہیں۔

جناب سپیکر! وہ خود جانتے ہیں اور میں اس سے اتفاق کرتا ہوں کہ ان سے اس کا بہتر جج کوئی نہیں ہو سکتا لیکن یہ بات بھی آپ کے نوٹس میں ہوگی کہ سپریم کورٹ آف پاکستان نے سکیورٹی دینے کے لئے کچھ گائیڈ لائنز دی تھیں جن میں حکومت سے کہا گیا تھا اور کچھ categories مقرر کر دی تھیں لیکن اس کے باوجود میں نے محترم بھائی کے کہنے پر ان کا کیس District Intelligence Committee Gujranwala کو بھیجا تھا اور انہوں نے آگے سے ہاں میں جواب دیا ہے اور نہ ناں میں جواب دیا ہے۔ آج میں دوبارہ پھر District Intelligence Committee Gujranwala سے بات کرلوں گا تو میں ان شاءاللہ تعالیٰ یقین دلاتا ہوں کہ ان کی سکیورٹی کے لئے مناسب اقدامات کئے جائیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا ایک serious بات یہ ہے کہ ایک تو وہ مفرور ہیں۔ اگر وہ باہر بھی ہے تو وہ ان کے خلاف کارروائی تو کر سکتا ہے جب تک وہ پکڑا نہیں جاتا تو ان کو full سکیورٹی ملنی چاہئے۔ یہ سارے افسر ایسا ہی کرتے ہیں، آپ، مجھے اور چودھری ظہیر الدین صاحب کو مدت ہو گئی ہے کہ انہوں نے جو کام کرنا ہوتا ہے وہ کر لیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! انشاءاللہ محترم بھائی کو 24 گھنٹے کے اندر سکیورٹی فراہم کریں گے۔

جناب سپیکر: مجھے پتا ہے کہ جو کام کروانا ہوتا ہے وہ کام اس طرح سے ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں! یہ ہمارے معزز ممبر ہیں اور یہ ایک بہت بڑا issue ہے۔ جب تک کم از کم وہ پکڑا نہیں جاتا تو اس وقت تک ان کو پوری سکیورٹی کی ضرورت ہے اور یہ ہمارا فرض بھی بنتا ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، آپ ذرا بیٹھ جائیں۔ یہ issue ذرا ختم ہونے دیں۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! ایک سیدھی سی بات ہے کہ ایک ملزم باہر ہے لیکن اس کے علاوہ دو اشتہاری ہیں جو ملک کے اندر موجود ہیں اور شہر کے اندر آتے جاتے ہیں۔ میں یہ بات اس لئے کر رہا ہوں کہ شاید منسٹر صاحب کے علم میں یہ بات نہ ہو۔

جناب سپیکر! اب دوسری بات یہ ہے کہ گوجرانوالہ پولیس نے وہاں پر بہت سارے لوگوں کو سکیورٹی دی ہوئی ہے یا تو وہ ہمیں لکھ کر بھیج دیں کہ اسے سکیورٹی کی ضرورت نہیں ہے تو پھر ٹھیک ہے وہ نہ دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے۔ انشاءاللہ یہ آپ کو سکیورٹی لے کر دیں گے، ہم ایسے نہیں جانے دیتے اور یہ بھی طریق کار غلط ہے، باقیوں کا تو ہمیں پتا نہیں ہے کہ سکیورٹی دی ہے یا نہیں دی لیکن آپ کو سکیورٹی ملنی چاہئے۔

جناب اختر علی خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!۔۔۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، پہلے محترمہ سلمیٰ سعدیہ کھڑی ہوئی تھیں۔ آپ کو بھی موقع دیتا ہوں، آپ ذرا ایک منٹ تشریف رکھیں۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں آپ کی اجازت سے میاں محمد اسلم اقبال سے سوال کرنا چاہ رہی ہوں کہ گزشتہ دو دنوں سے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، question allowed نہیں ہے۔

محترمہ سلمیٰ سعدیہ تیمور: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، بہت شکریہ

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! شکریہ۔ چنیوٹ میرے حلقہ میں ایک گاؤں احمد آباد ہے آج وہاں گورنمنٹ گرلز ہائی سکول میں کوئی چار پانچ بچیاں تھیں وہاں پر ان کی ٹیچر نے ان کے بال کاٹ دیئے کہ انہوں نے سبق یاد نہیں کیا۔ میرے خیال میں یہ انتہائی تشویش ناک بات ہے کہ سبق نہ یاد کرنے پر یہ سزا اور یہ penalty بہت زیادہ ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ ایک تحریک التوائے کار لے آئیں تو اس کو فوراً take up کر لیں گے۔ اس پر پھر بات ہو گی۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! آج تحریک التوائے کار لے آؤں پھر out of turn take up کر لیں۔

جناب سپیکر: نہیں، ابھی اس طرح نہیں۔ آپ کو قواعد انضباط کار کا پتا ہی ہے۔ وہ آپ لے آئیں میں اس کو فوری take up کر لوں گا۔ جی، محترمہ! اب آپ بات کر لیں۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر! شکریہ۔ ابھی جو ہاؤس میں قرارداد پاس کی گئی ہے اس میں ایک نکتہ ہے میں اس سے متعلق تھوڑی سی بات کرنا چاہ رہی ہوں۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

محترمہ عظمیٰ کاردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جو قرارداد پاس ہو گئی ہے اس پر بات نہیں ہو سکتی۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار شروع کرتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر242 کا منسٹر صاحبہ نے جواب دینا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ ابھی ذرا بیٹھ جائیں۔ میں ایک سیکنڈ بات کر لوں۔ جی، منسٹر صاحبہ!

محکمہ صحت کی میو ہسپتال لاہور کے ماسٹر پلان پر عملدرآمد کرانے میں ناکامی

(۔۔۔جاری)

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر! میو ہسپتال کی پرانی عمارت میں وارڈز کے کام میں جہاں جہاں توڑ پھوڑ یا لیکیج، رنگ و روغن، دروازوں اور کھڑکیوں کی مرمت اور فرش کی مرمت وغیرہ کی جو درخواستیں آتی ہیں ان کی مرمت ساتھ ساتھ ترجیحی بنیادوں پر کروادی جاتی ہے جبکہ میو ہسپتال کی تمام مشینری ٹھیک کام کر رہی ہے۔ روزانہ کے استعمال سے جو مشینری خراب ہے اس کی مرمت کے لئے ٹینڈرز پر کام جاری ہے۔ مشینری کی خریداری کے لئے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ ہو چکا ہے اور اس پر کام جاری ہے۔ ہسپتال میں ملازمین کے شارٹ فال کو مکمل کرنے کے لئے، سکیورٹی، پارکنگ اور جینیٹوریل سروسز کے لئے پرائیویٹ کمپنیوں کے ساتھ کنٹریکٹ کیا گیا ہے جس کا دورانیہ 2020 تک ہے اور ان سے کنٹریکٹ کی وجہ سے ہسپتال میں صفائی ستھرائی کے مسائل پر قابو پا کر

نظام میں بہتری آئی ہے۔ مریضوں اور وزیٹرز کی گاڑیوں کو ای پارکنگ ٹکٹ پر رکھا گیا ہے، یہ طریقہ ہسپتال میں پارکنگ کو منظم کرنے میں کارآمد ثابت ہوا ہے اور اس سے ہسپتال میں ٹریفک کی روانی بہتر ہوئی ہے۔ تمام کنٹین ٹینڈر اور بڈز میرٹ پر مکمل کر کے دی گئی ہیں۔ اس وجہ سے ہسپتال میں اچھا اور معیاری کھانا میسر ہو رہا ہے اور مریضوں کے لواحقین کے لئے یہ بہترین نظام ثابت ہوا ہے۔ کینٹین کی مدت 2018-07-01 تا 2019-06-30 تک ہے۔

جناب سپیکر! میو ہسپتال کے موجودہ ایمر جنسی وارڈز بشمول مین ایمر جنسی کے انفراسٹرکچر کو بہتر بنانے اور موجودہ آوٹ ڈور کی بلڈنگ کو مزید فعال بنانے، مریضوں کے لئے مزید گنجائش پیدا کرنے اور دستیاب سہولتوں کو مزید بہتر بنانے کے لئے بھی منصوبہ زیر غور ہے۔ نئے پارکنگ پلازہ کے حوالے سے چیف آرکیٹکٹ کے ساتھ کئی میٹنگز ہو چکی ہیں اور مختلف تجاویز کی روشنی میں جگہ کے انتخاب اور نقشہ پر کام جاری ہے۔ ہسپتال ہذا میں قائداعظم مسافر خانہ سے ملحقہ فرینڈز آف میو نامی سماجی تنظیم کے تعاون سے نیا دو منزلہ شیلٹر ہوم مریضوں کے لواحقین کے لئے زیر تعمیر ہے اور تکمیل کے قریب ہے۔

جناب سپیکر! وزیر اعظم initiative کے تحت ایک اور ڈونر تنظیم کے تعاون سے مزید دو شیلٹر ہومز پر کام ہو رہا ہے۔ میو ہسپتال میں پچھلے سالوں میں بے شمار نئی ماڈرن مشینیں خریدی گئی ہیں۔ کارڈیک سرجری، نیورو سرجری اور پلاسٹک سرجری ڈیپارٹمنٹس میں ماڈرن ماڈیولر تھیٹرز نصب کئے گئے ہیں۔ ریڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایم آر آئی مشین، 66 سلائس سی ٹی سکین مشین، ماڈرن الٹرا ساؤنڈ مشین اور ڈیجٹل ایکسرے نصب کئے جا چکے ہیں جو فعال ہیں اور ان سے عوام الناس استفادہ کر رہے ہیں۔ کارڈیالوجی ڈیپارٹمنٹ میں ایک نئی ماڈرن انجیو گرافی مشین نصب کی گئی ہے جو فعال ہے۔ دل کے مریضوں کی تشخیص کے حوالے سے گیما کیمرہ لگایا گیا ہے جو بہت جلد مریضوں کے لئے دستیاب ہو گا۔

جناب سپیکر! مزید برآں مختلف ڈیپارٹمنٹس کو اَپ گریڈ کرنے کے لئے نئی ماڈرن ٹیکنالوجی کی حامل مشینیں خریدنے کے لئے سکیمیں بنائی گئی ہیں خصوصی طور پر یورالوجی، نیفرالوجی، انکالوجی اور آرتھوپیڈک ڈیپارٹمنٹس کی بہتری کے لئے کام جاری ہے۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ ملک محمد احمد خان کا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔ جی، ملک محمد احمد خان! آپ بات کریں۔

پوائنٹ آف آرڈر

معزز ممبر کی معطلی پر کمیٹی تشکیل دینے کا مطالبہ

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں with very heavy heart عرض کروں گا کہ Chair کا تقدس میرے لئے اور تمام معزز ممبران کے لئے ایک Primary اہمیت رکھتا ہے۔ آپ کی غیر موجودگی میں یہاں ایوان میں ایک بڑا ہی ناخوشگوار واقعہ پیش آیا۔ اس وقت ڈپٹی سپیکر صاحب اجلاس کی صدارت کر رہے تھے۔ انہوں نے ایک معزز ممبر سے کہا کہ آپ بیٹھ جائیں۔ کہنے کے انداز میں تحقیر کا پہلو نکلتا تھا اور اس کی وجہ سے جھگڑا بڑھ گیا۔ کچھ ہوا ہو گا اور کچھ نہیں ہوا ہو گا۔ میں نے بھی اس حوالے سے باہر جا کر میڈیا کے سامنے بات کی تھی اور مجھ سے بھی کچھ overdoing ہو گئی لیکن بعد میں جب میں نے وہ دیکھا تو اپنی خود احتسابی میں یہ احساس ہوا کہ مجھے ہاؤس کے اندر کے conduct کو باہر میڈیا کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔ آپ اس بارے میں کوئی کمیٹی بناتے یا رولز کے مطابق اس پر فیصلہ کرتے لیکن مجھے اس حوالے سے باہر میڈیا کے سامنے بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ I should not have gone there. مجھے اس طرح سے باہر جا کر Chair کے conduct کو discuss نہیں کرنا چاہئے تھا کیونکہ یہ پارلیمانی روایات کے خلاف ہے۔

جناب سپیکر! مجھے دو معزز وزراء ملے، جب ان سے بات ہوئی تو میں خود چل کر ڈپٹی سپیکر صاحب کے آفس گیا اور میں نے جا کر ان سے کہا کہ کچھ اس ہاؤس کی روایات ہیں جو کہ ہر صورت برقرار رہنی چاہئیں۔

جناب سپیکر! میں اپنی ذات کی حد تک یہ سمجھتا ہوں کہ as a spokesperson of the party میں نے باہر میڈیا کے سامنے جا کر جو بات کی ہے وہ مناسب نہیں ہے۔ میرا ان کے ساتھ سیاسی اختلاف ہو سکتا ہے لیکن مجھے Chair کے conduct کے بارے میں اس طرح سے باہر جا کر بات نہیں کرنی چاہئے تھی تو میں پورے ہاؤس کے سامنے honestly admit کرتا

ہوں کہ مجھے Chair کا بے حد احترام ہے جو کہ روک رولز کے مطابق ہے اور اگر like Speaker conduct ہو تو پھر بالکل ہی اس بابت بات نہیں ہو سکتی۔

جناب سپیکر! ڈپٹی سپیکر صاحب کی طرف سے تین معزز ممبران کی ممبر شپ کی suspension کا جو فیصلہ کیا گیا ہے اس بابت میری ایک درخواست ہے کہ suspension سے پہلے بھی دو tools تھے۔ اگر جناب ڈپٹی سپیکر نے سمجھا تھا کہ معزز ممبران نے کچھ ایسا روّیہ اختیار کیا ہے جو کہ مناسب نہیں ہے یا معزز ممبران نے یہ سمجھا تھا کہ جناب ڈپٹی سپیکر نے Speaker like act نہیں کیا تو ان دونوں باتوں کی پہلے تحقیق ہو جانی چاہئے تھی۔ جناب ڈپٹی سپیکر کا فوری طور پر یہ حکم دے دینا کہ ان ممبران کی ممبر شپ suspend کی جاتی ہے لہٰذا ان کو ایوان سے باہر نکال دیں کچھ زیادہ سخت احکامات ہیں۔

جناب سپیکر! ہم نے شعوری طور پر کوشش کی ہے کہ اس ہاؤس کو بہتر انداز میں چلایا جائے۔ ہم نے پہلے بھی اپوزیشن دیکھی ہے، شور شرابے کی ایک فضا رہتی تھی جبکہ ہم عملی طور پر کوشش کرتے ہیں کہ کسی طرح سے constructive debate ہو۔ اگر میں کوئی بات کرتا ہوں تو حکومتی ممبران یا وزیر اس کے جواب میں بات کریں یعنی ہم جواب الجواب ہوں، بحث کریں اور کسی نتیجے پر پہنچ سکیں۔ یہی اس ہاؤس کا مقصد ہے۔

جناب سپیکر! میں unconditional اپنی ذات کی حد تک خود احتسابی کرتے ہوئے کہوں گا کہ مجھے جناب ڈپٹی سپیکر کے conduct کے بارے میں باہر جا کر بات نہیں کرنی چاہئے تھی۔ میں اپنی حد تک اس پر openly and candidly apologize کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں نے ہمیشہ کوشش کی ہے کہ اس ہاؤس کی روایات کو مد نظر رکھتے ہوئے اور رولز کے اندر رہ کر بات کروں۔ مجھے چاہئے کتنی بھی ضروری بات کرنی ہوتی ہے لیکن آپ کا اشارہ ہوتا ہے تو میں فوراً بیٹھ جاتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں personal explanation پر اس بات کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ Because it was blown out of proportion in the media. میں نے خود یہ محسوس کیا کہ مجھے اس پر اپنی وضاحت دے دینی چاہئے۔

جناب سپیکر! اس کے ساتھ ہی میں ضمناً آپ سے ایک درخواست کروں گا کہ کچھ معاملات ایسے ہیں کہ جن پر آپ کی involvement لازمی ہے۔ آپ بطور سپیکر اور دوسرے senior parliamentarians بھی on the both sides اس ہاؤس میں موجود ہیں۔ سب کا اتفاق ہے کہ یہاں پر ethics کو مدنظر رکھا جانا چاہئے کیونکہ ہم نے کچھ روایات آنے والی نسلوں کے لئے چھوڑنی ہیں۔

جناب سپیکر! آپ اس ہاؤس کے پہلے بھی سپیکر اور قائد ایوان رہے ہیں لہٰذا آپ ان معاملات کو سب سے بہتر سمجھتے ہیں۔ یہ ہاؤس روایات کا امین ہے۔ میری یہ درخواست ہے کہ آپ ایک کمیٹی تشکیل دے دیں۔ وہ کمیٹی فیصلہ کرے کہ کسی نے کچھ غلط کیا ہے یا نہیں؟ میں کسی point scoring اور rhetoric میں نہیں جاؤں گا اگر ماضی میں کچھ غلط conducts ہوئے ہیں تو ان پر مٹی ڈالتے ہوئے آگے چلنے کی بات کروں گا۔ یہ ٹھیک ہے کہ گورنمنٹ کے ساتھ ہماری اپوزیشن ہے اور ہم کریں گے۔

جناب سپیکر! ہمیں ان کی بات پر اعتراض ہوگا اور انہیں ہماری کسی بات پر بھی اعتراض ہو سکتا ہے لیکن

Conduct between the Chair and the House should remain as it is required to be done.

جناب سپیکر! میری آپ سے صرف یہ درخواست ہے کہ آپ مہربانی کرکے اس واقعہ کے بارے میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیں اور وہ کمیٹی تمام باتوں کا احاطہ کرلے گی۔

جناب سپیکر! میں پورے ہاؤس کے سامنے ایک مرتبہ پھر یہ کہوں گا کہ میں نے باہر میڈیا کے سامنے جا کر جناب ڈپٹی سپیکر کے بارے میں جو الفاظ کہے ہیں ان کی بابت میں apology کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ نے ethics کے بارے میں جو کچھ فرمایا ہے وہ ایک الگ بات ہے۔ میں نے اس واقعہ سے متعلق ساری کارروائی پڑھی اور ٹیپ بھی سُنی ہے۔ جناب ڈپٹی سپیکر نے جو فیصلہ کیا وہ Chair اور سپیکر کا فیصلہ ہے۔

میں سمجھتا ہوں کہ انہوں نے درست فیصلہ کیا ہے اور اس کو کوئی بندہ انشاءاللہ تعالیٰ undo نہیں کر سکتا۔ اگر وہ ٹیپ آپ سُنیں گے تو شرما جائیں گے۔ یہ کوئی طریق کار نہیں ہے۔ ہماری ہر ممکن کوشش ہوتی ہے کہ آپ کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ جب ہم ایک اچھے انداز کے ساتھ آگے کی طرف چل رہے ہیں تو ایسی چیزیں ہمیں بہت پیچھے دھکیل دیتی ہیں اور پھر بات وہیں zero پر آجاتی ہے۔ جہاں کہیں حکومت کو کوئی بات کہنا ضروری ہوتی ہے تو میں خود کہہ دیتا ہوں، کچھ یہاں ایوان میں کہہ دیتا ہوں اور کچھ چیمبر میں کہہ دیتا ہوں۔

میرے ہوتے ہوئے حزب اختلاف کے معزز ممبران کے ساتھ انشاءاللہ تعالیٰ کوئی زیادتی نہیں ہو سکتی۔ اس ہاؤس کا ایک decorum ہے۔ سپیکر یا جو بھی اس ہاؤس کی صدارت کرتا ہے یعنی جو اس ہاؤس کو چلاتا ہے اگر معزز ممبران اس کی عزت نہیں کریں گے تو پھر وہ custodian of House کیسے رہ سکتا ہے؟ اگر Chair کے احترام کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جائے تو پھر یہ جنگل کا قانون ہو جائے گا۔ تالی تو دونوں ہاتھوں سے بجتی ہے اس لئے جو فیصلہ ہوا ہے وہ chapter close ہے اُس کے اوپر ہم نے کوئی compromise نہیں کرنا۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! پوری صورتحال یہ ہے کہ وہاں پر تین چار اور بھی معزز ممبران تھے، دو منسٹر صاحبان تھے میں نے اُن کی موجودگی میں ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ ساری بات کی اور مجھے خود احساس ہوا تو میں اُس obligation کے تابع اُن کی غیر موجودگی میں آپ کے سامنے یہ کہہ رہا ہوں۔ اُن کے ساتھ میری یہ commitment ہوئی کہ اگر آپ کو میری کسی بات سے کوئی دل آزاری ہوئی ہے تو میں open House میں apology tender کروں گا حالانکہ ہاؤس میں ڈپٹی سپیکر صاحب کے ساتھ میری کوئی ایسی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ کی تو بات نہیں ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں اسی لئے درخواست کر رہا ہوں کہ انہوں نے میرے ساتھ اس بات پر اتفاق رائے کیا میں نے کہا کہ یہ ایک معاملہ ہو گیا ہے I honestly speaking میں without any reason کہ میں حزب اختلاف سے ہوں یا کوئی حزب اقتدار سے ہے

Honest to God I say thatاس کرسی کا تقدس نہیں ہوگا تو ہاؤس کا تقدس نہیں ہوگا میں اپنے دل سے conviction کے ساتھ یہ بات کہہ رہا ہوں۔ یہ میری بڑی honest opinion ہے اور یہی سارے ہاؤس کی opinion ہے کہ اگر کسی جگہ پر یہ چیز ایسے ہوئی ہے تو اس کا بہترین حل یہ ہے کہ آپ senior parliamentarians پر مشتمل ایک کمیٹی constitute کر دیں۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! وہ issue ختم ہو گیا ہے ناں! اب اُس issue کو نہیں چھیڑنا کیونکہ اب وہ chapter close ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک تجویز ہے اُس کو ماننا یا نہ ماننا جیسے آپ بہتر سمجھیں گے۔ اس ہاؤس میں جب سے یہ اسمبلی وجود میں آئی جب آپ کا سپیکر کا الیکشن ہوا اُس وقت میری کچھ بھی رائے ہو، میں ذاتی طور پر یہ سمجھتا تھا کہ اس طرح کا scene یہاں پر نہیں ہونا چاہئے لیکن یہاں پر وہ scene ہوا۔ آج آپ سے میری یہ درخواست ہو گی کہ آپ اپنے پاس بلالیں اگر ڈپٹی سپیکر صاحب اس چیز پر آمادہ نہیں ہوں گے تو۔۔۔

جناب سپیکر: وہ میں نہیں بلاؤں گا کیونکہ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ کسی کی ذات کا سوال نہیں ہے یہ اس ہاؤس کا سوال ہے اس لئے وہ chapter close ہے۔ بات یہ ہے کہ آپ کو پتا ہے کہ جب آپ میرے پاس آتے ہیں تو میں confidence میں بہت ساری ایسی باتیں آپ کے ساتھ share بھی کرتا ہوں پھر بعد میں مجھے ایک دو دفعہ افسوس بھی ہوا کہ آپ کے ساتھ جو لوگ تھے انہوں نے جا کر اُن باتوں کو میڈیا کی نذر کیا میری تو یہ کوشش ہوتی ہے کہ میں افہام و تفہیم کے ساتھ حکومت اور آپ کو اکٹھا لے کر چلوں اور انشاء اللہ یہ کوشش ہمیشہ رہے گی لیکن جہاں تک اس ہاؤس کے تقدس اور عزت کا سوال ہے تو اُس پر کوئی compromise نہیں ہو گا۔ اس پر اور کوئی بات ہو ہی نہیں سکتی انہوں نے جو فیصلہ کیا ہے وہ انشاء اللہ implement ہونا ہے اس کے علاوہ اگر کوئی بات ہے تو وہ آپ ضرور کر لیں۔ جی، جناب سمیع اللہ خان!

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ملک محمد احمد خان نے بڑی اچھی بات کی اور میرا خیال ہے کہ انہوں نے ہر ممبر کے لئے ایک سبق دیا کہ ہر ممبر کو چیئر کے تقدس کا کیسے خیال رکھنا چاہئے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ ادھوری بات ہے۔ مکمل بات یہ ہے کہ ہر ممبر کو اس چیئر کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے اور اس چیئر کو بھی اس چیئر کے تقدس کا خیال رکھنا چاہئے۔ یہ یکطرفہ نہیں ہو سکتا اگر اس چیئر پر بیٹھ کر ایک معزز سپیکر Custodian of the House کی جگہ وہ پاکستان مسلم لیگ (ق) کے سربراہ بن کر گفتگو کریں، اگر اُن کے ذہن سے اپنے اُس پانچ سالہ اقتدار کی، اب میں لفظ تلخ نہیں کہوں گا کہ وہ بات نہ نکلے اور حزب اختلاف بات کرے تو جو جواب حکومت نے دینا ہے وہ جواب چیئر کی طرف سے آئے تو اُس دن اس چیئر کا تقدس وہ سپیکر پامال کرتا ہے جب وہ غیر جانبدار نہیں رہتا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہاں چار اور صوبائی اسمبلیاں ہیں، ایک سینیٹ اور ایک قومی اسمبلی ہے وہاں اس سے زیادہ ہنگامہ آرائی ہوتی ہے۔ مجھے ابھی تک یاد ہے تب میں اس ہاؤس کا ممبر نہیں تھا میں نے وہ footage دیکھی کہ چیئر پر رانا محمد اقبال خان بیٹھے تھے اور اس حکومت کے ایک منسٹر صاحب نے "بکواس نہ کرو" اور اس طرح کی language استعمال کی لیکن میں آج رانا محمد اقبال خان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور / لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! سابق سپیکر اسمبلی رانا محمد اقبال خان ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔ ہمارے کسی وزیر نے پچھلے دور میں ایسی کوئی بات نہیں کی یہ جھوٹ بول رہے ہیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! مجھے بات wind up تو کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، آپ wind up کر لیں۔

جناب سمیع اللہ خان: جناب سپیکر! پورے پاکستان میں یہی اسمبلی ہے کہ یہاں اسمبلی سیکرٹریٹ نے غلط footage بنا کر چھ معزز ممبران کو باہر بٹھایا اور پھر میڈیا نے اُس پر لعن طعن بھی کی اور اب یہ دوسرا واقعہ ہو گیا ہے۔ میں ملک محمد احمد خان کے بعد بڑی ذمہ داری سے کہہ رہا ہوں ہمیں اس میں آپ سے کوئی رعایت نہیں چاہئے اگر یہ فائنل ہے تو فائنل ہی صحیح۔۔۔

جناب سپیکر: ہاں، فائنل ہی ہے بس۔ آپ کی بات فائنل ہو گئی ہے تو بس ٹھیک ہو گیا۔ ملک محمد احمد خان! یہ کہہ رہے ہیں کہ جو پیچھے ہو گیا ہے وہ بھی ہمارا ہی قصور ہے۔

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT (Muhammad Aslam Iqbal, Mian): Mr Speaker! Point of personal explanation

جناب سپیکر: جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! پہلی بات یہ ہے کہ ابھی ملک محمد احمد خان نے جو باتیں کی ہیں اب ملک محمد احمد خان خود ہی اس بات کا اندازہ کر لیں۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ میں انہیں بڑے اچھے انداز میں معزز ممبر ہی کہوں گا کیونکہ یہ ہمارے بھائی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک منسٹر نے سابقہ دور میں سپیکر صاحب کو یہ کہا اور یہ ان کے الفاظ ہیں میرے الفاظ نہیں ہیں کہ "بکواس بند کرو"---

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، رانا محمد اقبال خان! پوائنٹ آف آرڈر پر ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! میرے بھائی جناب سمیع اللہ خان نے پتا نہیں کہاں سے پڑھ لیا ہے؟ ایسے الفاظ نہیں کہے گئے۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں میرے بھائی کو شاید کوئی غلط فہمی ہوئی ہے انہوں نے جو بات کی ہے اگر میں وہ بات سُن لیتا تو میں فوری طور پر اُس پر نوٹس نہ لیتا تو پھر میں انسان تھا، آپ کیا بات کرتے ہیں؟ (قہقہے)

جناب سپیکر: رانا محمد اقبال خان! شکریہ۔ جی، میاں محمد اسلم اقبال!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں حزب اختلاف میں تھا اور رانا محمد اقبال خان چیئر کر رہے تھے۔ سارے صحافی دوستوں کو پتا ہے، اسمبلی کے رپورٹرز کو بھی پتا ہے، سابقا سیکرٹری اسمبلی کو بھی پتا ہے، ملک محمد احمد خان، جناب محمد ارشد ملک، میاں عرفان عقیل دولتانہ، جناب محمد وارث شاد اور باقی بھی جتنے دوست پچھلی اسمبلی میں تھے اور اس اسمبلی کا بھی حصہ ہیں ان سب کو پتا ہے۔

جناب سپیکر! چیئر کی طرف سے مجھے چند لفظ کہے گئے۔ اس پر میں نے بائیکاٹ کیا۔ یہ الفاظ چیئر نے کہے تھے اس کے بعد جو معاملات ہوئے وہ سارے ہاؤس کو معلوم ہیں۔ میری طرف سے ایسی کوئی بات نہیں تھی جس طرح معزز سابقا سپیکر صاحب نے فرمایا ہے تو بالکل ایسی کوئی بات نہیں تھی۔ یہ ان کا قصور نہیں ہے بلکہ اس سیٹ کا قصور ہے جس پر یہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ اس سیٹ کا قصور ہے کہ اس حصے میں جو بھی بیٹھے گا وہ الٹی بات کرے گا۔ یہ اتنے حصے کا قصور ہے۔ یہ کم از کم اتنا خیال کر لیتے کہ میں اس پر بہتان لگا رہا ہوں۔ ملک محمد احمد خان نے جو بات کی ہے وہ ایک رُخ ہے اور یہ دوسرا رُخ ہے۔

جناب سپیکر: چلیں کوئی بات نہیں۔ آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ آپ کی بات کی سچائی کی تصدیق سابقا سپیکر صاحب نے ہاؤس کے اندر کر دی ہے۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! جناب کے احکامات کے سامنے ہمارا سر تسلیم خم ہمیشہ ہوتا ہے۔ میں اسی ضمن میں ایک تجویز عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اس ایوان کو بہتری کے ساتھ چلانے کے لئے قواعد میں ترامیم کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ میں نہایت ادب سے عرض کروں گا کہ ہمارے اجلاس کی کارروائی کو کیمرہ بھی cover کر رہا ہوتا ہے اور ریکارڈنگ بھی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود لوگ مکر جاتے ہیں۔ اس حوالے سے دوسرے ممالک میں یہ ہے کہ ایک دو دفعہ کے بعد کوئی تیسری دفعہ ایسا کام کرے تو ان کی طرح قواعد میں ترامیم کی جائیں اور کوئی سزا مقرر کی جائے جس سے بہتر نتائج سامنے آئیں گے۔ جس بہترین طریقے اور اخلاق کے ساتھ آپ سمجھا رہے ہیں اس طرح کئی لوگ سمجھنے والے نہیں ہوتے۔ اگر ہم میں سے بھی کوئی ہو تو آپ ہمیں بھی اسی طرح سزا دیجئے گا لیکن اب اس ترمیم کی ضرورت ہے۔ اس طرح یہ لامتناہی سلسلہ کہ

ایک دفعہ کیا، دوسری دفعہ کیا، پھر تیسری دفعہ بھی کیا اور کہا کہ ٹھیک ہے کہ دو دن باہر بیٹھیں گے تو ہمارے حق میں کوئی تقریر کرلے گا اور یہ معاملہ ختم ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس میں کوئی ترمیم لائی جائے اور اگر کوئی تیسری دفعہ ایسی حرکت کرتا ہے تو کم از کم اس کی سیلری میں کٹوتی کی جائے۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! ٹھیک ہے آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! تشریف رکھیں۔ ہمارے معزز ڈپٹی سپیکر صاحب جس وقت چیئر کر رہے تھے میں اس گفتگو کی ٹیپ آپ کو سنوادوں گا۔ آپ خود حیران ہو جائیں گے کہ کیا یہ گفتگو پارلیمانی گفتگو ہے اور کیا اس طرح سپیکر کے ساتھ کیا جاتا ہے؟ اگر یہ بات نہ ہوئی ہوتی تو ہم خوامخواہ اس کو کیوں issue بناتے۔ انہوں نے ساری پچھلی باتیں بھی کر دی ہیں کہ پہلے بھی سب جھوٹ تھا اور یہ سارا کچھ وہی ہے۔ کیا یہ کوئی طریق کار ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں نے معزز ڈپٹی سپیکر کے ساتھ ان کے چیمبر میں جا کر commitment کی تھی۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی وہ بات صحیح ہے میں نے سن لیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہماری وہاں پر جو بات طے پائی تھی وہ میں نے آپ کے گوش گزار کرنی ہے۔ اس میں یہ طے پایا تھا کہ ایک کمیٹی بنا دیں گے۔

تحاریک التوائے کار

(۔۔۔جاری)

جناب سپیکر: وہ بات ہو گئی ہے۔ آپ تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ محترمہ مومنہ وحید کی تحریک التوائے کار ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک التوائے کار پڑھیں۔

ڈاکٹر اور پیرا میڈیکل سٹاف کو فیس شیئر نہ دینے کا معاملہ

محترمہ مومنہ وحید: جناب سپیکر!شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کی جائے۔معاملہ یہ ہے کہ جناح ہسپتال لاہور کے پیرا میڈیکل سٹاف اور ریڈیالوجسٹ(ڈاکٹرز) نے مجھے براہ راست آگاہ کیا کہ محکمہ صحت کی جانب سے متعدد احکامات جاری کئے جانے، لاہور ہائی کورٹ لاہور کی جانب سے واضح فیصلہ آنے اور پرائم منسٹر آفس اسلام آباد کے لیٹر نمبر PA&GW/2019/Punjab-1/21545/4/135166 مورخہ 29-جنوری2019 کے حوالے سے محکمہ صحت، حکومت پنجاب کے لیٹر نمبرSO(RMC)8-19/2018 مورخہ 25-مارچ2019 کے ذریعے جس میں پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور کو ہدایت کی گئی کہ فیس شیئر کی تقسیم بمطابق گورنمنٹ شیئر-45 فیصد، ڈاکٹروں کا شیئر-35 فیصد اور پیرا میڈیکل سٹاف کا شیئر-20 فیصد ادیئگی کو یقینی بنایا جائے لیکن پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج اور ایم ایس جناح ہسپتال لاہور پیرا میڈیکل سٹاف اور ریڈیالوجسٹ(ڈاکٹرز) کو پنجاب حکومت کی پالیسی اور احکامات کے مطابق شیئر دینے کو قطعی طور پر تیار نہیں ہیں جس کی وجہ سے حکومتی رِٹ بری طرح متاثر ہو رہی ہے اور جناح ہسپتال کے پیرامیڈیکل سٹاف اور ریڈیالوجسٹ(ڈاکٹرز) میں انتہائی غم و غصہ اور اضطراب پایا جاتا ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی،وزیر صحت!

وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر / سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن (محترمہ یاسمین راشد): جناب سپیکر!لاہور ہائی کورٹ کی رٹ پٹیشن نمبر2014/17827 مورخہ 2019-02-01 کے فیصلہ کی روشنی میں پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج/جناح ہسپتال لاہور نے شیئر ڈسٹری بیوشن کمیٹی نمبرJHL/14777 مورخہ 2019-04-17 قائم کی۔ کمیٹی نے بحوالہ نمبرJHL/15392 مورخہ 2019-04-20 ہائی کورٹ کے فیصلہ کو من و عن لاگو کرنے کی اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔ جس پر پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج/جناح ہسپتال لاہور نے ڈائریکٹر فنانس کو بحوالہ

نمبرAIMC/10893 مورخہ 2019-04-22 میں ہدایات جاری کی ہیں کہ لاہور ہائی کورٹ اور کمیٹی کے فیصلہ کی روشنی میں تین دن کے اندر شیئر تقسیم کیا جائے۔ ڈائریکٹر فنانس نے بحوالہ 159/D.F/AIMC/JHL dated 22-4-2019 نے تمام متعلقہ محکمہ جات سے ملازمین کی لسٹیں مانگ لی ہیں تاکہ پرنسپل علامہ اقبال میڈیکل کالج/جناح ہسپتال لاہور کے احکامات کی روشنی میں شیئر تقسم کر دیا جائے۔

جناب سپیکر! اس ضمن میں مزید یہ عرض ہے کہ محکمہ سپیشلائزڈ ہیلتھ کیئر و میڈیکل ایجوکیشن حکومت پنجاب نے شیئر ڈسٹری بیوشن فارمولے میں ڈاکٹرز اور پیرا میڈیکل سٹاف میں شیئر تقسیم کا جائزہ لینے کے لئے ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔ کمیٹی جدید تقاضوں اور موجودہ صورتحال کے مطابق نیا شیئر ڈسٹری بیوشن فارمولا تجویز کرے گی۔ اس فارمولا کو وزیر اعلیٰ صوبائی کابینہ کی منظوری کے بعد لاگو کرنے کے لئے جاری کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب سپیکر: اب ہم سرکاری کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کچھ Reports lay کی جانی ہیں۔ جی، وزیر قانون!

مسودہ قانون میڈیکل ٹیچنگ انسٹیٹیوشنز ریفارمز پنجاب 2019

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT **(Mr Muhammad Basharat Raja):** Mr Speaker! I introduce the Punjab Medical Teaching Institutions Reforms Bill 2019.

MR SPEAKER: The Punjab Medical Institutions Reforms Bill 2019 has been introduced in the House and is referred to the Standing Committee on Specialized Health Care and Medical Education for report within two months.

رپورٹیں
(جو ایوان کی میز پر رکھی گئی)

MR SPEAKER: Minister for Law may lay by the reports!

ہسپتالوں میں سٹوریج اور ایشو کے حوالہ سے
ادویات کے انتظام وانصرام پر سپیشل سٹڈی رپورٹ
برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study Report on Management of Medicine with Reference to Storage and Issuance in Hospitals for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Management of Medicine with Reference to Storage and Issuance in Hospitals for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

چائلڈ پروٹیکشن اینڈ ویلفئیر بیورو لاہور کی کارکردگی کے حوالے سے محکمہ داخلہ حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study Report on Functioning of Child Protection and Welfare Bureau Lahore, Home Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Functioning of Child Protection and Welfare Bureau Lahore, Home Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

گندم کی خریداری کے حوالے سے محکمہ خوراک حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال16-2015کاایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study Report on Procurement of the Wheat Food Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Procurement of the Wheat Food Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

سپیشل ڈرائنگ اکاؤنٹس کے حوالے سے
حکومت پنجاب کی سپیشل سٹڈی رپورٹ برائے
آڈٹ سال2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study Report on Special Drawing Accounts (SDA) Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Special Drawing Accounts (SDA) Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

ڈیبٹ مینجمنٹ کے حوالے سے محکمہ خزانہ حکومت پنجاب کی سپیشل
سٹڈی رپورٹ برائے آڈٹ سال2015-16 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Study Report on Debt Management by Finance Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Study Report on Debt Management by Finance Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

لیپ ٹاپ کمپیوٹرز کی فراہمی کے ذریعے طلباء میں انفارمیشن ٹیکنالوجی کے فروغ کے حوالے سے ہائر ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ حکومت پنجاب کی سپیشل آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Special Audit Report on Advancement of Information Technology Amongst Students through provision of Laptop Computers, Higher Education Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Special Audit Report on Advancement of Information Technology Amongst Students through provision of Laptop Computers, Higher Education Department, Government of the Punjab for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year. Minister for Law!

"پنجاب کے پوٹھوہار ریجن کے بارانی علاقوں کے آبی ذخائر کی ترقی کے حوالے سے محکمہ پی اینڈ ڈی، حکومت پنجاب کی پرفارمنس آڈٹ رپورٹ برائے آڈٹ سال 16-2015 کا ایوان کی میز پر رکھا جانا

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS/ LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I lay the Performance Audit Report on The Project "Water Resources Development (Through Construction of 200 Mini Dams Revised 400 Mini Dams alongwith command area Development) of Potohar Region Barani Areas of

Punjab", Government of the Punjab, P&D Department for the Audit Year 2015-16.

MR SPEAKER: The Performance Audit Report on the Project "Water Resources Development (Through Construction of 200 Mini Dams Revised 400 Mini Dams alongwith command area Development) of Potohar Region Barani Areas of Punjab", Government of the Punjab, P&D Department for the Audit Year 2015-16 has been laid and is referred to the Public Accounts Committee No. 2, for examination and report within one year.

جناب سپیکر: اب طارق مسیح گل سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کے لئے رولز کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتے ہیں لہٰذا محرک اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

اس تحریک کی مخالفت نہیں کی گئی لہٰذا سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سانحہ سری لنکا کے حوالے سے ایک قرارداد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

قرارداد

جناب سپیکر: محرک اپنی قرارداد پیش کریں۔

سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر دہشتگردی کی پُرزور مذمت

جناب طارق مسیح گل: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر ہونے والی دہشت گردی جس میں تقریباً300 سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے تھے ان کی پرزُور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند باری تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

جناب سپیکر: یہ قرارادا پیش کی گئی ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر ہونے والی دہشت گردی جس میں تقریباً300 سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے تھے ان کی پرزُور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند باری تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

اس قرارداد کی مخالفت نہیں کی گئی ہے لہٰذا سوال یہ ہے کہ:

"پنجاب اسمبلی کا یہ ایوان سری لنکا میں ایسٹر کے موقع پر ہونے والی دہشت گردی جس میں تقریباً 300 سے زیادہ افراد جاں بحق ہوئے تھے ان کی پرزُور الفاظ میں مذمت کرتا ہے اور دعا گو ہے کہ خداوند باری تعالیٰ ان کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

اسمبلی میں معزز ممبران کے لئے سہولیات فراہم کرنے کا مطالبہ

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں آپ کی توجہ پنجاب اسمبلی میں سہولیات کے حوالے سے دلوانا چاہتا ہوں۔ میں خاص طور پر پنجاب اسمبلی کے کیفے ٹیریا کے حوالے سے بات کرنا چاہتا ہوں جو کہ ممبران پنجاب اسمبلی کے لئے مختص ہے وہاں پر سہولیات کی انتہائی کمی ہے۔ وہاں پر غیر متعلقہ اشخاص بیٹھے ہوتے ہیں اور proper seating کا کوئی بندوبست نہیں ہے۔ وہاں پر proper food بھی serve نہیں ہوتا اور اس جگہ کا کوئی decorum نہیں ہے لہٰذا اس حوالے سے آپ کی توجہ درکار ہے کہ وہاں پر کوئی proper arrangement کیا جائے کیونکہ وہاں پر بے شمار معزز ممبران نے بیٹھنا ہوتا ہے اور خاص طور پر اپوزیشن سے جو ممبران تعلق رکھتے ہیں ان کے لئے وہی ایک جگہ ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جس کے لئے آپ کی توجہ درکار ہے وہ یہ ہے کہ valet car parking کی بہت سخت ضرورت ہے کیونکہ جب کوئی ممبر گاڑی لے کر آتا ہے تو اس کے لئے یہ essential ہو جاتا ہے کہ وہ ڈرائیور کو ساتھ لے کر آئے کیونکہ بسا اوقات بہت دور parking car کی جگہ ملتی ہے۔ آج کل تو چھوٹی چھوٹی جگہوں پر valet car parking ہے اور

سارا دن ڈرائیور بے چارے انتظار میں بیٹھے رہتے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ممبران خود drive کر کے آئیں اور اپنی گاڑی parking والوں کو دیں اور وہ ممبران جب واپس آئیں تو وہ ہی ان کو گاڑی واپس لا کر دے دیں تو آپ canteen and valet car parking کے حوالے سے کوئی instructions pass on کریں۔ شکریہ

جناب سپیکر: میرے خیال میں یہ بات پہلے بھی غالباً ڈاکٹر صاحب نے کی تھی لہٰذا سیکرٹری اسمبلی اس معاملے کو seriously take up کریں اور وہاں پر proper security کا انتظام رکھیں کہ سوائے ممبران یا ان کا کوئی guest کے سوا کوئی کیفے ٹیریا میں نہ جائے اور وہاں پر فوڈ کوالٹی بہتر ہونی چاہئے۔ چودھری مظہر اقبال آپ ایک تکلیف کریں ہم آپ ہی کی سربراہی میں ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: چودھری مظہر اقبال! آپ پھر بیٹھ کر اس معاملے کو sort out کر لیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ بہت شکریہ

زیرو آر نوٹس

جناب سپیکر: اب ہم زیر آور لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آر نوٹس جناب طاہر پرویز کا ہے وہ اسے پیش کریں۔

ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائر ہونے والے ملازمین کو رخصت مع واجبات کی ادائیگی میں مشکلات کا سامنا

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو کہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائرڈ ہونے والے ملازمین کو leave encashment کی ادائیگی میں مشکلات پیدا کی جا رہی ہیں جب تک ریٹائرڈ ہونے والا ہر ملازم

متعلقہ ضلعی آفیسر اور متعلقہ کلرک کے ساتھ لین دین نہیں کرتا اس کو یہ گرانٹ نہیں دی جاتی اور فنڈز نہ ہونے کا بہانہ کرکے ٹرخا دیا جاتا ہے کیونکہ گورنمنٹ ہائی سکول چک نمبر15/L127 گلانوالہ کے ریٹائرڈ ملازم کو یہ ادائیگی نہیں کی جارہی ہے لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور کے تحت بات کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر: جی، آپ بات کرلیں۔ آپ سب لوگ معزز ممبر کی بات خاموشی کے ساتھ سنیں۔ ہمارے منسٹر صاحب بھی آگئے ہیں۔ جی، طاہر صاحب!

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ توspecific ایک کیس ہے جس کو میںdiscuss کررہا ہوں جو کہ چک نمبر15/L127 گلانوالہ کے ریٹائرڈ ملازم کے حوالے سے ہے اور اس کا نام محمد سلیم ہے۔ ان کے ساتھ کچھ اور ملازمین بھی ہیں جن کو بھی ابھی تک ادائیگی نہیں کی جارہی جن میں محمد رمضان ولد اسحاق صاحب ہیں یہ بھی ٹیچر تھے جو کہ 2018 میں گلانوالہ سے ریٹائرڈ ہوئے ہیں۔ اپنی دو بیٹیوں کی اس ٹیچر نے شادی کرنی ہے اور وہ پیسوں کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں جبکہ ان کا وہ بنیادی حق ہے۔ اس ٹیچر نے ساری زندگی گورنمنٹ کی ملازمت کی اور ہماری قوم کے بچوں کو تعلیم دی اور ان کو پڑھایا لکھایا اور اس قابل بنایا کہ وہ اپنے علاقے اور ملک کا نام روشن کرسکیں لیکن آج وہی شخص اپنیleave encashment کی ادائیگی کے حصول کے لئے دھکے کھا رہا ہے جس سے اس نے اپنی بچیوں کی شادی کرنی تھی۔ وہاں پر ہوا کیا ہے، ہوا یہ ہے کہ یہی کیس پہلے بھیtake up کیا گیا تھا اس میں محترمہ بینش فاطمہ ہیں جو کہ سپیشل ایڈیشنل سیکرٹری ایجوکیشن تھیں جنہوں نے اس وقت فون کرکے متعلقہ ڈسٹرکٹ آفیسر کو کہا لیکن وہاں پر رؤف صاحب جو کہ کلرک ہیں وہ پیسوں کی ڈیمانڈ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ ڈسٹرکٹ ہیلتھ اتھارٹی کے شیروانی صاحب نے اس کیrecommendation کرنی تھی ان کے پاس دو مرتبہ یہ ٹیچرز پیش ہوئے اور انہوں نے اس حوالے سے ان سے بات کی تھی۔

جناب سپیکر! دوسری مرتبہ جب وہ ٹیچرز کرایہ لگا کر ان کے آفس میں گئے ہیں انہوں نے آگے سے ٹیچر صاحبان کی خدمت میں بہت غلط الفاظ پیش کئے تو میری منسٹر صاحب سے یہ گزارش ہے ایک شخص محمد سلیم صاحب اس سال فروری 2019 میں ریٹائرڈ ہوئے ہیں ان کے

واجبات ادا کر دیئے گئے ہیں جبکہ منسٹر صاحب مجھے بڑے درد کے ساتھ یہ بات کرنی پڑ رہی ہے اس بے چارے ٹیچر کی دو بیٹیوں کی شادی ہے اور وہ کوئی چندہ نہیں مانگ رہا وہ تو اپنی محنت کی کمائی مانگ رہا ہے اور محکمے کا حق بنتا ہے کہ اُس کو اس کا حق دیا جائے۔ میری آپ سے یہ گزارش ہے کہ اس پر ایک ہائی لیول کی کمیٹی بنائی جائے۔

جناب سپیکر: نہیں، منسٹر صاحب یہ کروادیں گے اور اس میں کمیٹی کی کیا ضرورت ہے۔

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! یہ پہلے بھی اس ہاؤس میں take up کیا گیا تھا لیکن یہ implement نہیں ہو سکا۔

جناب سپیکر: جی، آپ کی بات صحیح ہے۔ ابھی ذرا منسٹر صاحب کا جواب لے کر پھر اس پر بات کرتے ہیں۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں پہلے جواب پڑھ دوں پھر انہوں نے جو پوائنٹ بتایا ہے اُس کا بھی بتا دیتا ہوں۔ تحریک ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ ضلع خانیوال محکمہ سکولز ایجوکیشن سے ریٹائرڈ ملازمین کو Leave Encashment کی ادائیگی میں کسی بھی قسم کی مشکلات پیدا نہ کی جا رہی ہیں۔ جن سکولوں کے cost centre میں Leave Encashment کا بجٹ متعلقہ ہیڈ ماسٹر / ڈی ڈی او کی جانب سے مالی سال 19-2018 میں demand کیا گیا تھا اس کی گرانٹ بروقت جاری کر دی گئی تھی جن میں کسی قسم کی بد دیانتی کی جاتی ہے اور نہ ہی فنڈز نہ ہونے کا بہانہ بنایا جاتا ہے۔ اسی طرح گورنمنٹ ہائی سکول L-15 / 127 کے ہیڈ ماسٹر کی جانب سے بھی مالی سال 19-2018 Leave Encashment کی مد میں بجٹ demand نہ کیا گیا جس کی وجہ سے مذکورہ ملازمین کو Leave Encashment کی ادائیگی بروقت نہ ہو سکی لہٰذا مذکورہ سکول کے cost centre میں re-appropriation کر کے Leave Encashment کی ادائیگی ایک ہفتے کے اندر کر دی جائے گی۔

جناب سپیکر! میں اِن کے issue پر بات کرنا چاہتا ہوں کہ معزز ممبر اس بندے کا نام مجھے بتائیں جس کا کیس delay ہوا ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر delay ہوا ہے تو یہ بالکل زیادتی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ایسا کریں کہ آپ خود اس کو take up کریں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں خود اس کو take up کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: آپ فون کریں کہ 2019 میں جو ریٹائر ہوئے ہیں اُن کو پیسے مل گئے ہیں لیکن اس آدمی کی بیٹیوں کی شادی ہے اُس کو پیسے کیوں نہیں ملے۔ ویسے بھی نیچے جو لوگ بیٹھے ہوتے ہیں وہ ایسا ہی کرتے ہیں۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! میں ابھی اس کو take up کر لیتا ہوں لیکن کمیٹی بنانے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ آپ کا کام ہے لہٰذا آپ خود اس کیس کو اپنے ہاتھ میں لیں اور اُن سے بات کریں ورنہ ہم سب کو اِدھر اسمبلی میں بلا لیں گے۔

وزیر سکولز ایجوکیشن (جناب مراد راس): جناب سپیکر! جی، ایسا ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: جناب محمد طاہر پرویز! اب ٹھیک ہے؟

جناب محمد طاہر پرویز: جناب سپیکر! بہت شکریہ

جناب سپیکر: آج کے اجلاس کا وقت ختم ہوتا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز منگل مورخہ 30-اپریل 2019 دوپہر 2:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔